Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2007

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 43

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

12 رشوال 1428 ہجری 25 راخاء 1386 ہش 25 راکتوبر 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰـہَ یَـأۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا ۙ وَاِذَا حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا۔

(سورۃ النساء:59)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو۔ اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب امانتیں ضائع ہونے لگیں تو قیامت کا انتظار کرنا۔ سائل نے عرض کیا یارسول اللہ ان کے ضائع ہونے سے کیا مراد ہے فرمایا جب نااہل لوگوں کو حکمران بنایا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ (بخاری کتاب الرقاق باب رفع الامانۃ)

☆......طرانی کبیر میں یہ روایت آتی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں۔ جس کو عہد کا پاس نہ ہو۔ اس میں دین نہیں اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کسی بندے کا اس وقت تک دین درست نہ ہوگا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو۔ اور اس کی زبان درست نہ ہوگی۔ جب تک اس کا دل درست نہ ہوگا۔ اور جو کوئی ناجائز کمائی سے کوئی مال پائے گا اور اس میں خرچ کرے گا تو اس کو اس میں برکت نہیں دی جائے گی اور اگر اس میں سے خیرات کرے گا تو قبول نہیں ہوگی اور جو اس میں سے بچ رہے گا وہ اسے دوزخ کی طرف لے جائے گا۔ بری چیز بری چیز کا کفارہ نہیں بن سکتی ہے البتہ اچھی چیز اچھی چیز کا کفارہ ہوتی ہے۔

(المعجم الکبیر الطبرانی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۷)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی وجسمانی ہیں جو اللہ تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے اور پھر انسان کامل برطبق آیت ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانت الیٰ اھلھا اس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے یعنی اس میں فانی ہوکر اس کے راہ میں وقف کر دیتا ہے اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہماری ہادی بنا امی صادق اور مصدوق محمد مصطفیٰؐ میں پائی جاتی تھی"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 161)

نیز آپ فرماتے ہیں:۔

"مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں یعنی ادائے امانت اور ایفاء عہد کے بارہ میں کوئی دقیقہ تقویٰ اور احتیاط کا باقی نہیں چھوڑتے۔ یہ باس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کا نفس اور اس کے تمام قویٰ اور آنکھ کی بینائی اور کانوں کی شنوائی اور زبان کی گویائی اور ہاتھوں اور پیروں کی قوت یہ سب خدا تعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اس نے ہمیں دی ہیں اور جس وقت چاہے اپنی امانت کو واپس لے سکتا ہے پس ان تمام امانتوں کی رعایت رکھنا یہ ہے کہ باریک درباریک تقویٰ کی پابندی سے خدا تعالیٰ کی خدمت میں نفس اور ان کے تمام قویٰ اور جسم کے تمام قویٰ اور جوارح سے لگایا جائے اس طرح پر کہ گویا یہ تمام چیزیں اس کی نہیں بلکہ خدا کی ہو جائیں اور اس کی مرضی اس کی نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے موافق ان تمام قویٰ اور اعضاء کا حرکت اور سکون ہو اور اس کا ارادہ کچھ بھی نہ رہے بلکہ خدا کا ارادہ اس میں کام کرے اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں اس کا نفس ایسا ہو جیسا مردہ زندہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے...... اس قدر تکمیل کے بعد کہا جائے گا کہ وہ امانتیں جو منعم حقیقی نے انسان کو دی تھیں وہ واپس کی گئیں تب ایسے شخص کو یہ آیت صادق آئے گی والذین ھم لامٰنتھم وعھدھم راعون۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 162)

جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء کو منعقد ہوگا

قبل ازیں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء کے تعلق سے یہ اطلاع دی جاچکی ہے کہ یہ جلسہ مورخہ 29,28,27 دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہی منظوری سے احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ:۔ 116واں جلسہ سالانہ قادیان عید الاضحیٰ کی تقریب سعید (جو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 20/21 دسمبر کو ہوگی) کے پیش نظر مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء بروز ہفتہ اتوار، سوموار منعقد ہوگا۔ **مجلس مشاورت**: نیز انیسویں مجلس مشاورت جلسہ سالانہ کے معابعد مورخہ یکم جنوری 2008ء بروز منگل وار منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کریں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی نیز مبارک ہونے کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

یہودیوں کے نقشِ قدم پر!

((قسط-2))

اسماعیل کنگی صاحب کے بیوقوفی سے بھرے ہوئے فولڈر میں ایک سوال یہ بھی اُٹھایا گیا ہے کہ:-

''مرزا بشیر احمد قادیانی (مُراد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ) سے سوال کیا گیا کہ جس طرح مسلمانوں کا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے اسی طرح ہمارا بھی الگ کلمہ ہونا چاہئے اس کا جواب دیا کہ ہمیں کلمہ بدلنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلمہ میں ہم مرزا غلام احمد قادیانی مُراد لیتے ہیں۔ چنانچہ اس نے مرزا جی کی (صَارَ وُجُوْدِیْ وُجُوْدَہٗ اور مَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُصْطَفٰی) کی عبارتیں مرزا کی کتاب ''خطبہ الہامیہ'' سے پیش کی۔ (دیکھو کلمۃ الفصل صفحہ:185)

ذیل میں ہم بجائے اپنی طرف سے کچھ لکھنے کے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی کتاب سے وہ سوال اور اس کا جواب مِنْ وعَنْ درج کر دیتے ہیں تا کہ قارئین خود ہی دیکھ لیں کہ یہودی صفت مولوی اور اس کا چیلا کس قدر جھوٹے اور اسلام کے مقدس نام پر دھوکا دینے والے ہیں۔ حالانکہ یہ خود سوال کر رہے ہیں کہ احمدی مرزا صاحب کا کلمہ کیوں نہیں پڑھتے۔ اس کی بجائے اس رنگ میں سوال بتایا گیا ہے گویا کہ احمدی اس بات کی خواہش کرتے ہوئے سوال کر رہے ہیں کہ ہمارا بھی الگ کلمہ ہونا چاہئے۔ اس قدر جھوٹ اور فریب پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے۔ اس موقع پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث یاد آتی ہے جس میں آپؐ نے امام مہدی و مسیح موعود کے زمانہ کے مولویوں کو سُؤر و بندر قرار دیا ہے۔ خیر اب ہم اپنی طرف سے زیادہ کچھ نہ عرض کرتے ہوئے ''کلمۃ الفصل'' سے اصل عبارت ذیل میں درج کرتے ہیں۔

''پانچواں اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا صاحب بھی ایسے نبی ہیں کہ ان کا ماننا ضروری ہے تو پھر مرزا صاحب کا کلمہ کیوں نہیں پڑھتے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب انسان کسی حق کا انکار کرتا ہے تو اس کی عقل ماری جاتی ہے اور وہ ایسی بہکی بہکی باتیں کرتا ہے کہ ایک بچہ بھی انہیں سنکر ہنسے۔ اب یہ کیسی بے وقوفی کی بات ہے کہ مرزا صاحب کا ماننا اگر ضروری ہے تو ان کا کلمہ کیوں نہیں پڑھتے۔ غالبًا معترض کا یہ خیال ہے کہ کلمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اس غرض سے رکھا گیا ہے کہ وہ آخری نبی ہیں تبھی تو یہ اعتراض کرتا ہے کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی ہے تو اس کا کلمہ بناؤ۔ نادان اتنا نہیں سوچتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کلمہ میں تو اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبین ہیں اور آپؐ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندر آ جاتے ہیں ہر ایک کا علیحدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعود کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی لہذا مسیح موعودؑ کے آنے سے نعوذ باللہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے۔ غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعودؑ کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور بس۔

علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپؐ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعودؑ نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صَارَ وُجُوْدِیْ وُجُوْدَہٗ نیز مَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُصْطَفٰی فَمَا عرفنی وما رأی اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیّن کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعودؑ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ فَتَدَبَّرُوْا۔''

گویا حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ نے صاف طور پر فرمادیا کہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبین ہیں اور آپؐ کے کلمہ میں باقی سب نبیوں کے کلمے بھی شامل ہو گئے ہیں تو امام مہدی و مسیح موعود جو آپ کے غلام ہیں آپ تو ویسے ہی اس کلمہ میں شامل ہیں۔ مسیح موعود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی الگ وجود نہیں اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہمارا کلمہ تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہی رہے گا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ صرف اور صرف احمدی ہی ہیں جو کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے بعد اور کوئی کلمہ نہیں پڑھتے۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں تمام نبی شامل ہیں ورنہ غیر احمدی علماء تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل باقی نبیوں کے کلمے بھی پڑھتے ہیں۔ انہوں نے حضرت آدم کا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰدم صَفِیُّ اللّٰہِ بنایا ہوا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کلمہ بنایا ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اِبْرَاھِیم خَلِیْلُ اللّٰہِ۔ حضرت موسیٰ کا کلمہ یوں بنایا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ یوں بنایا ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ۔ اور تو اور دیوبندیوں نے اپنے بزرگوں کے بھی کلمے گھڑ لئے ہیں۔ چنانچہ اشرف علی تھانوی کا کلمہ دیوبندی پڑھتے ہیں کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اشرف علی رسول اللہ۔ (رسالہ الامداد) نعوذ باللہ من ھٰذہِ الخُرَافَات۔

خرافات سے بھرے ہوئے فولڈر میں ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ:-

''قادیانی عام طور پر یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن مجید میں جو ''اسْمُہٗ اَحْمَد'' آیا ہے اس سے مراد مرزا غلام احمد ہے۔''

یہ بھی یہودیانہ خصلت کا اعتراض ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تو آیت: ''وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَد'' کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہی بیان فرمایا ہے اور اس آیت کو وفات مسیح کی دلیل قرار دیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

''غضب کی بات ہے کہ اللہ جلّ شانہ تو اپنی پاک کلام میں حضرت مسیح کی وفات ظاہر کرے اور یہ لوگ اب تک اس کو زندہ سمجھ کر ہزارہا اور بے شمار فتنے اسلام کے لئے برپا کر دیں اور مسیحؑ کو آسمان کا حیّ و قیّوم اور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کا مُردہ ٹھہراویں۔ حالانکہ مسیحؑ کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے کہ: ''وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَد'' یعنی مَیں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئے گا اور نام اس کا احمدؐ ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالمِ جسمانی سے گذر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اب تک اِس عالَم میں تشریف فرما نہیں ہوئے کیونکہ نص اپنے کُھلے کُھلے الفاظ سے بتلا رہی ہے کہ جب مسیح اس عالمِ جسمانی سے رخصت ہو جائے گا تب آنحضرت صلی اللہ اس عالَمِ جسمانی میں تشریف لائیں گے وجہ یہ کہ آیت میں آنے کے مقابل پر جانا بیان کیا گیا ہے اور ضرور ہے کہ آنا اور جانا دونوں ایک ہی رنگ کے ہوں۔ یعنی ایک اُس عالَم کی طرف چلا گیا اور ایک اُس عالَم کی طرف سے آیا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ:42)

ہاں یہ بات بھی واضح ہے کہ چونکہ آپ نے قرآن و احادیث نبوی اور الہام الٰہی کی روشنی میں خود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور مثیل و امام مہدی و مسیح موعود قرار دیا ہے اس اعتبار سے آپ خود کو تمثیلی طور پر اس پیشگوئی کا مصداق بھی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

''آیت: ''وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَد'' میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا کہ گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہوگا جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا اور حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین پھیلائے گا۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، صفحہ:21)

پس صاف واضح ہوا کہ آیت ''اسْمُہٗ اَحْمَد'' کو تو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات مسیح کی دلیل کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان فرماتے ہیں اور کنگی جیسے مثیل یہود مولوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو توڑ مروڑ کر اور اس کے اصل مفہوم سے ہٹا کر پیش کرتے ہیں۔

خرافات سے بھرے ہوئے فولڈر میں ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا ہے کہ گویا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تمام باتوں کو قرآن قرار دیا ہے۔ کنگی لکھتا ہے:

''مرزا نے اپنی تمام باتوں کو قرآن قرار دیا ہے۔'' اور اپنی کتاب ''خطبہ الہامیہ'' کے متعلق تمام دنیا کے انسانوں کو قرآن جیسا چیلنج دیا ہے اور لکھا ہے:

''میری وحی قرآن کے برابر ہے۔''

اس کے جواب میں ہم سوائے اس کے اور کیا کہیں لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔ یہ اس یہودی صفت مولوی کا سراسر جھوٹا الزام ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہیں بھی اپنی باتوں کو قرآن کریم کا درجہ نہیں دیا۔ آپ تو قرآن مجید کو افضل الکتب اور اکمل الکتب مانتے تھے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں کہ:-

''میرے نزدیک اس شخص پر خدا کی لعنت ہے جو قرآن کریم کے اعجاز، اس کی تلوار کے جوہر اور اس کے کلمات اور نظام کے منفرد ہونے کا انکار کرتا ہے اور خدا کی قسم ہم تو اس چشمہ سے پانی پیتے ہیں اور اس کی زینت سے آراستہ ہوتے اسی سبب سے تو ہمارے کلام میں نُور اور صفا ہوتی ہے اور ہماری گویائی میں چمک اور روشنی اور تازگی اور خوبصورتی دکھائی دیتی ہے اور مجھ پر قرآن کریم کے سوا اور کسی کا احسان نہیں اور اس نے میری پرورش کی ہے ایسی ماں باپ بھی نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ نے مجھے اس سے خوشگوار پانی پلایا ہے اور ہم نے اس کو روشن کرنے

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ایک مومن کو ایسے صالح اعمال بجالانے چاہئیں جن میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ بندوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا جاتا ہو۔

ہم دنیا میں حقیقی انقلاب اسی وقت لاسکیں گے جب ہمارا ایمان اس معیار کی طرف جا رہا ہوگا جس میں عبادتوں کے معیار بھی بلند کرنے کی کوشش ہو رہی ہوگی۔

پس اس سوچ کے ساتھ ہر احمدی کو اپنی عبادتیں بھی کرنی چاهئیں اور دوسرے اعمال بھی بجا لانے چاهئیں تاکه ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی چلی جائے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ہم وارث بنتے چلے جائیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 10راگست 2007ء بمطابق 10رظہور 1386ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ. كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا. وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرة:26)

جلسہ سالانہ کے خطبات سے پہلے مَیں اللہ تعالیٰ کی صفتِ مومن کے تحت یہ بیان کر رہا تھا کہ وہ کون لوگ ہیں جو اس سے حقیقی رنگ میں فیض پانے والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اس صفت المومن کے تحت ایک مومن کے کیا اوصاف ہونے چاہئیں جن کے بعد ایک بندہ حقیقی رنگ میں اللہ پر ایمان لاتے ہوئے اس کے انعامات کا حصہ دار بنے گا، آج بھی میں اسی مضمون کو جاری رکھتا ہوں۔

ایک مومن کی اللہ تعالیٰ نے یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ اعمال صالحہ بجالانے والا ہوتا ہے، یعنی جب اللہ تعالیٰ پر ایمان ہوگا، اس کے فرشتوں پر ایمان ہوگا، اس کی کتابوں پر ایمان ہوگا، اس کے رسولوں پر ایمان ہوگا، یوم آخرت پر ایمان ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا نام جب ایک مومن کے سامنے لیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے دل میں موجزن ہوگی اور اس کا دل اس بات سے بھی خوفزدہ ہوگا کہ کہیں مَیں کوئی ایسی بات نہ کروں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنے۔ تو لازماً پھر جب ایسی حالت ہوگی تو پھر اس کے دل میں یہ خیال ہر وقت غالب رہے گا کہ میں وہی اعمال بجالاؤں جو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اعمال ہیں، جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں، جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ پس ایک مومن کو ایسے صالح اعمال بجالانے چاہئیں جن میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ بندوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا جاتا ہو۔ اگر یہ بات ایک انسان میں پیدا ہو جائے تو یہ اسے حقیقی مومن کی صف میں کھڑا کر دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ کامل الایمان کی تعریف کرتے ہوئے اور افراد جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی ترکیب سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو، گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو، گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں کئے جاسکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو"۔ (کشتی نوح ۔روحانی خزائن جلد 20صفحہ 11-12 مطبوعہ لندن)

یہ وہ چند باتیں ہیں، یہ وہ اعمال ہیں جن کے بجالانے کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی ہے اور ان کو بجالانے والا نیک اور صالح کہلا سکتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے سلسلے میں شمولیت کرنے والوں کے لئے شرط قرار دیا ہے۔ اور اگر ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق، اس بات پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ آخرین میں مبعوث ہونے والا آنحضرت ﷺ کا غلام صادق یہی ہے جس کی ہم نے بیعت کی ہے، جس کی جماعت میں ہم شامل ہیں، جو تقویٰ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نیک اعمال کے کرنے کی ہم سے توقع کر رہا ہے تو پھر اپنے ایمان کی مضبوطی کے لئے بڑی سنجیدگی سے ہر احمدی کو ان باتوں کی طرف توجہ دینی ہوگی تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنتے چلے جائیں۔ اور پہلی بات جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں توجہ دلائی ہے وہ ہے توحید کو زمین پر پھیلانے کی کوشش۔ خداتعالیٰ پر ایمان صرف اسی بات کا نام نہیں کہ ہم نے اپنے منہ سے خداتعالیٰ پر اپنے ایمان کا اعلان کر دیا یا کہہ دیا کہ ہمارے دلوں میں اللہ کا بڑا خوف ہے بلکہ اس کی عملی شکل دکھانی ہوگی اور وہ کیا ہے؟ توحید کے قیام کی کوشش۔ اور توحید کے قیام کی عملی کوشش اس وقت ہوگی جب ہم سب سے پہلے اپنے دلوں کو غیر اللہ سے پاک کریں گے۔ دنیاوی خواہشات کے چھوٹے چھوٹے بتوں کو اپنے دلوں سے نکال کر باہر پھینکیں گے۔ ذاتی منفعتیں حاصل کرنے کے لئے دنیاوی چالاکیوں اور جھوٹ کا سہارا نہیں لیں گے۔ اپنے کاموں کو، اپنے

کاروباروں کو، اپنی نمازوں پر ترجیح نہیں دیں گے۔ اپنے بچوں کا خداتعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے اپنے عمل سے اور اپنے قول سے ان کی تربیت کریں گے، ان کے لئے نمونہ بنیں گے۔ اپنے ماحول میں خداتعالیٰ کی توحید کا پرچار کریں گے۔ پس جب یہ باتیں ہم اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اور استعدادوں کے ساتھ کر رہے ہوں گے تو تب ہی توحید کے قیام کی کوشش ہوگی اور تبھی ہم اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کر رہے ہوں گے۔

پھر نیک اعمال کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''بندوں پر رحم کرو''۔ کوئی مومن نہ صرف دوسرے مومن پر بلکہ کسی انسان پر زبان سے یا ہاتھ سے یا کسی بھی طریق سے ظلم نہ کرے۔ آنحضرت ﷺ نے تو مومن کی نشانی یہ بتائی ہے کہ (مومن وہ ہے) جس سے تمام دوسرے انسان محفوظ رہیں۔ پس مومن کی پہچان ہی رحم ہے۔ ظلم کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا۔ جب یہ رحم ایک مومن کے دل میں دوسروں کے لئے ہر وقت موجزن ہوگا تبھی وہ رحمان خدا پر حقیقی ایمان لانے والے کہلا سکیں گے اور آپس کے تعلقات میں تو ایک مومن دوسرے مومن کے ساتھ اس طرح ہے جیسے ایک جسم کے اعضاء۔

پس جب تعلق کا یہ تصور ہر احمدی میں پیدا ہوگا تو بے رحمی اور ظلم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، بلکہ دوسروں کو پہنچی ہوئی تکلیف، بلکہ ہلکی سی تکلیف بھی اپنی تکلیف لگے گی اور یہ ایک احمدی کی سوچ ہونی چاہئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ 'مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو'۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مومن دوسرے مومن کی تکلیف کو بھی اپنی تکلیف سمجھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے معیار بہت اونچے دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ صرف مومن کی تکلیف کو محسوس ہی نہیں کرنا بلکہ جب تمہارے دل میں رحم کا جذبہ دوسرے کے لئے پیدا ہو جائے تو مزید ترقی کرو۔ اس رحم کے جذبے کو صرف اپنے دل تک ہی نہ رکھو، وہیں تک محدود نہ رہے بلکہ اس کا اظہار بھی ہو۔ اور اظہار کس طرح ہو؟ فرمایا اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی 'مخلوق کی بھلائی کی کوشش کرتے رہو'۔ لوگوں کو فیض پہنچانے کے لئے اگر قربانی بھی کرنی پڑے تو کرو۔ اپنے ایمان کے اعلیٰ معیار کے وہ نمونے دکھاؤ جو پہلوں نے دکھائے تھے، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ (الحشر:10) اور وہ خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے۔

آنحضرت ﷺ نے دعویٰ نبوت سے پہلے بھی اپنی پاک فطرت کے نمونے دکھائے اور یہ نمونے دکھاتے ہوئے دوسروں کی بھلائی کی خاطر، دوسروں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے کوششیں کیں اور حلف الفضول جو ایک معاہدہ ہے جو تاریخ میں آتا ہے وہ اُسی کی ایک کڑی ہے۔ اور نبوت کے بعد تو دوسروں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے ان کی بھلائی اور خیر چاہنے کے لئے آپ کے جو عمل تھے اس کے نظارے ہمیں آپ کی زندگی میں تیز بارش کی طرح نظر آتے ہیں اور یہی آپ کے نمونے اور قوت قدسی تھی جس نے یہ روح صحابہ میں پھونک دی جس کی وجہ سے وہ دوسروں کی بھلائی چاہنے میں بڑھتے چلے گئے۔

اور اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخلوق کی بھلائی کے لئے بھی بلاتفریق مذہب و ملت وہ نظارے دکھائے جو ہمارے لئے قابل تقلید ہیں اور مشعل راہ ہیں۔ عورتیں، بچے دیہاتوں سے آتے ہیں کہ آپؑ سے اپنی بیماری کے لئے دوائیاں لیں اور آپؑ بغیر کسی اعتراض کے اس فیض سے کئی گھنٹے تک لوگوں کو فیضیاب کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ غریب لوگ ہیں اس علاقے میں ڈاکٹر نہیں ہے، ان کے پاس پیسے نہیں، خرچ نہیں کرسکتے تو ان سے ہمدردی کا یہ تقاضا ہے کہ ان کی ضرورت پوری کی جائے۔ باوجود اس کے کہ آپ کے بے انتہا کام تھے اور اس زمانے میں ایک چومکھی لڑائی تھی جو تمام ادیان باطلہ سے آپ لڑ رہے تھے لیکن مخلوق کی بھلائی کا اس قدر جذبہ تھا کہ اس کے لئے وقت نکال رہے ہیں اور گھنٹوں اس کام کے لئے معروف ہیں۔

پھر اس اقتباس میں جو مَیں نے پڑھا آپ ہمیں توجہ دلاتے ہیں کہ 'کسی پر تکبر نہ کرو، گو تمہارا ماتحت ہی ہو'۔ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا ماتحت بنایا ہے، تمہارے زیرنگین کیا ہے تو اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ تمہاری مدد کے لئے اللہ تعالیٰ نے سامان بہم پہنچایا، بعض لوگوں کو تمہاری خدمت پر مامور کیا۔ ایک مومن کی یہ شان ہے کہ جتنے اختیارات وسیع ہوں اتنی زیادہ عاجزی ہونی چاہئے، اتنی زیادہ شکرگزاری ہونی چاہئے، ہمیشہ یہ یاد رکھو کہ ہمارا ہر عمل وہ رہنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں تکبر سے بچنے کے بارے میں کیا فرماتا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (لقمان:19) اور نخوت سے اپنے گال لوگوں کے سامنے نہ پھلا اور زمین میں تکبر سے مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ ناپسند ہیں جو فخر کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے، اگر یہ دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے میرا دل ڈرتا ہے تو پھر ہر قسم کے تکبر سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہوگا۔ بااختیار اور صاحب عزت ہونا ایک مومن کو، اگر اس کے دل میں حقیقی ایمان ہے، عاجزی اور شکرگزاری میں بڑھاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے تو غلاموں کی بھی عزت نفس کا اس قدر خیال رکھا ہے کہ فرمایا کہ اپنے غلاموں کو 'میرا غلام' یا 'میری لونڈی' کہہ کے نہ پکارو بلکہ میرا لڑکا یا لڑکی کہہ کر پکارا کرو۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں توجہ دلائی فرمایا کہ گالی مت دو خواہ دوسرا شخص گالی دیتا ہو۔ اور یہی گُر ہے جس سے مومن کی زبان ہمیشہ صاف رہتی ہے۔ ایک مومن کو تو ہمیشہ پاک زبان کا استعمال کرنا چاہئے۔ گالی کی تو اس سے توقع ہی نہیں کی جاسکتی۔ اپنے آپ کو کسی کی گالی سن کر پھر اس سے روکنا نہ صرف زبان کو پاک رکھتا ہے بلکہ ذہن کو بھی بہت سے غلط کاموں کے کرنے سے بچاتا ہے۔ گالی سن کر انسان کا فطری ردّعمل یہی ہوتا ہے کہ انسان غصے میں آجاتا ہے اور اس کے ردّعمل کے طور پر بھی جس کو گالی دی جاتی ہے یا بُرا بھلا کہا جاتا ہے، وہ بھی اسی طرح الفاظ دوسرے پر الٹاتا ہے۔ پس جب یہ ارادہ ہو کہ انہی الفاظ میں جواب نہیں دینا جو غلط الفاظ دوسرے نے استعمال کئے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا ہے، تو یہ بہت بڑی نیکی ہے اور یہ نیکی ایک بہت بڑے مجاہدے سے حاصل ہوگی۔ یہ آسان کام نہیں ہے۔ اور یہ مجاہدہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا، جب تک خداتعالیٰ پر کامل ایمان نہ ہو اور ہر پہلو سے اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب نہ ہو اور پھر یہی چیز ہے جس سے صبر کے معیار بڑھیں گے۔ ایک مومن کو تو یہ ضمانت میسر ہے کہ اگر کسی کی غلط زبان پر یا غلط بات پر یا غلط حملوں پر تم صبر کرتے ہو تو فرشتے جواب دیتے ہیں۔ جب فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے ہماری ڈھال بھی بنا دیا ہے اور ہماری طرف سے جواب دینے کے لئے بھی مقرر کر دیا ہے تو پھر اس سے بہتر اور کیا سودا ہوگا۔ پھر اس سے بڑھ کر صبر کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں خوشخبری دی ہے کہ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ یہ نوید اللہ تعالیٰ ہمیں سناتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ ان مومنوں کے ربّ کی طرف سے جو صبر کرتے ہیں ان پر اس صبر کی وجہ سے برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں گی۔ اور الٹا کر جواب نہ دینا صرف ایک مومن نہ صرف اس سے اپنے دل و دماغ کو غلاظت سے بچاتا ہے بلکہ فرشتوں کی دعاؤں سے بھی حصہ لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں بھی حاصل کرتا ہے اور پھر معاشرے میں امن قائم کرنے والا بھی بنتا ہے، مزید جھگڑوں اور فسادوں سے معاشرے کو محفوظ رکھتا ہے۔ گالی کا جواب گالی سے دینے سے بعض دفعہ دوسرا فریق مزید طیش میں آجاتا ہے۔ اس کے حمایتی جمع ہو جاتے ہیں، دوسرے فریق کے حمایتی جمع ہو جاتے ہیں، اس گالی پر بعض دفعہ ایسی خطرناک لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں کہ قتل تک ہو جاتے ہیں۔ پس جب مومن کا مطلب ہی امن سے رہنے والا اور امن پھیلانے والا ہے تو اس سے ایسے امن کی توقع ہی نہیں کی جاسکتی جس کے نتائج فتنہ و فساد پر منتج ہوں۔ پس اگر ان بھیانک نتائج سے بچنا ہے تو پھر اس کا علاج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ گالی کا جواب گالی سے نہ دو، غریب اور حلیم اور نیک نیت ہو جاؤ۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے اور یہ سب کچھ عاجزی اور عقل سے چلتے ہوئے برداشت کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے حقیقی مومن کہلاؤ گے۔ پس یہ اور اسی طرح دوسرے اخلاق اپنانے والی اور برائیوں سے روکنے والی جو باتیں ہیں، یہی ہیں جو انسان کو، ایک مسلمان کو ایک حقیقی مومن بناتی ہیں اور جب تک ایک مسلمان نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرتا رہے گا اور اپنی عبادتوں کے ساتھ اعمال صالحہ بجالاتا رہے گا جن میں سے ابھی کچھ کا بیان ہوا ہے تو وہ حقیقی مومن کہلانے والا رہے گا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایک مسلمان توجہ کے ساتھ ان باتوں پر عمل نہیں کرتا جو خداتعالیٰ نے بتائی ہیں تو پھر اس کو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ اٰمَنَّا کہ ہم ایمان لے آئے بلکہ ہماری ابھی یہ حالت ہے جو اَسْلَمْنَا والی ہے کہ ہم نے بیعت تو کر لی، فرمانبرداری تو کچھ حد تک قبول کر لی لیکن ایمان کامل نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر حقیقتاً ایمان دل میں پیدا ہو گیا ہے تو پھر تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کی کوشش ہر ایک میں نظر آنی چاہئے۔ اور ہم دنیا میں حقیقی انقلاب اسی وقت لاسکیں گے جب ہمارا ایمان اس معیار کی طرف جا رہا ہوگا جس میں عبادتوں کے معیار بھی بلند کرنے کی کوشش ہو رہی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا خوف بھی دلوں میں پیدا ہوگا اور اس کے لئے کوشش ہو رہی ہوگی۔ اعمال صالحہ بجالانے کے لئے بھی ایک تڑپ ہوگی جو ایک مومن میں بڑھتی چلی جاتی ہے اور ان باتوں کے ساتھ ہم پھر اللہ تعالیٰ کے اس پیارے رسول ﷺ کے حقیقی ماننے والے بھی ہوں گے جو خُلقِ عظیم پر پہنچا ہوا تھا، بڑے بلند مقام پر پہنچا ہوا تھا اور جس کی نمازیں بھی اور تمام اعمال بھی جس کی قربانیاں بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر تھیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلنے کا حکم دیا ہے تو آپؐ نے جو نمونے قائم کئے ان کی طرف چلنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ پس جب یہ معیار حاصل کرنے کی طرف آگے بڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ پھر ایسے ایمان لانے والوں کو خوشخبری دیتا ہے اور وہ فرماتا ہے جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے کہ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خوشخبری دے دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْہَا مِنْ ثَمَرَۃٍ رِّزْقًا قَالُوْا ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِہًا جب ان باغات میں سے، ان جنتوں میں سے جو اُخروی جنتیں ہیں ان کو بطور رزق پھل دیئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے بھی دیا جاچکا ہے۔ وَاُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِہًا حالانکہ اس سے پہلے ان کے پاس ملتا جلتا رزق لایا گیا تھا اور ان کے لئے

ان باغات میں پاک بنائے ہوئے جوڑے ہوں گے وَھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''جو لوگ ایمان لاتے اور اچھے اعمال کرتے ہیں ان کو خوشخبری دے دو کہ وہ ان باغوں کے وارث ہیں جن کے نیچے ندیاں بہ رہی ہیں۔ اس آیت میں ایمان کو اللہ تعالیٰ نے باغ سے مثال دی ہے اور اعمال صالحہ کو نہروں سے۔ جو رشتہ اور تعلق نہر جاریہ اور درخت میں ہے وہی رشتہ اور تعلق اعمال صالحہ کو ایمان سے ہے۔ پس جیسے کوئی باغ ممکن ہی نہیں کہ بغیر پانی کے بڈوں سرسبز اور ثمر دار ہو سکے'' (پانی کے بغیر پھل نہیں لگ سکتے، درخت سرسبز نہیں رہ سکتا) '' اسی طرح پر کوئی ایمان جس کے ساتھ اعمال صالحہ نہ ہوں مفید اور کارگر نہیں ہو سکتا۔ پس بہشت کیا ہے وہ ایمان اور اعمال ہی کے مجسم نظارے ہیں۔ وہ بھی دوزخ کی طرح کوئی خارجی چیز نہیں ہے بلکہ انسان کا بہشت بھی اس کے اندر ہی سے نکلتا ہے۔ یاد رکھو کہ اُس جگہ پر جو راحتیں ملتی ہیں وہ وہی پاک نفس ہوتا ہے جو دنیا میں بنایا جاتا ہے۔ پاک ایمان پودا سے مماثلت رکھتا ہے اور اچھے اچھے اعمال، اخلاق فاضلہ یہ اس پودا کی آبپاشی کے لئے بطور نہروں کے ہیں جو اس کی سرسبزی اور شادابی کو بحال رکھتے ہیں۔ اس دنیا میں تو یہ ایسے ہیں جیسے خواب میں دیکھے جاتے ہیں مگر اس عالم میں محسوس اور مشاہدہ ہوں گے''۔

فرمایا کہ: ''یہی وجہ ہے کہ لکھا ہے کہ جب بہشتی ان انعامات سے بہرہ ور ہوں گے تو یہ کہیں گے کہ ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِھًا اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دنیا میں جو دودھ یا شہد یا انگور یا انار وغیرہ جو ہم کھاتے پیتے ہیں وہی وہاں ملیں گی۔ نہیں، وہ چیزیں اپنی نوعیت اور حالت کے لحاظ سے بالکل اَور کی اَور ہوں گی۔ ہاں صرف نام کا اشتراک پایا جاتا ہے اور اگرچہ ان تمام نعمتوں کا نقشہ جسمانی طور پر دکھایا گیا ہے مگر ساتھ ہی بتا دیا گیا ہے کہ وہ چیزیں روح کو روشن کرتی ہیں اور خدا کی معرفت پیدا کرنے والی ہیں۔ ان کا سرچشمہ روح اور راستی ہے۔ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ سے یہ مراد لینا کہ وہ دنیا کی جسمانی نعمتیں ہیں، بالکل غلط ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا منشاء اس آیت میں یہ ہے کہ جن مومنوں نے اعمال صالحہ کئے، انہوں نے اپنے ہاتھ سے ایک بہشت بنایا جس کا پھل وہ اس دوسری زندگی میں بھی کھائیں گے اور وہ پھل چونکہ روحانی طور پر اس دنیا میں بھی کھا چکے ہوں گے اس لئے اُس عالم میں اُس کو پہچان لیں گے اور کہیں گے کہ یہ تو وہی پھل معلوم ہوتے ہیں۔ اور یہ وہی روحانی ترقیاں ہوتی ہیں جو دنیا میں کی ہوتی ہیں اس لئے وہ عابد و عارف ان کو پہچان لیں گے، مَیں پھر صاف کر کے کہنا چاہتا ہوں کہ جہنم اور بہشت میں ایک فلسفہ ہے جس کا ربط باہم اسی طرح پر قائم ہوتا ہے جو میں نے ابھی بتایا ہے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 25-30)

پس اعمال کی یہ سرسبزی اسی وقت تک قائم ہوگی جب تک اعمال صالح ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے ہم اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ پس مومنوں کو یہ خوشخبری صرف اگلی زندگی کے لئے نہیں تھی بلکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے ایمانوں کو مضبوط کرنے کے لئے اس دنیا میں بھی نیک عمل کرنے والوں اور اس کی رضا کے حصول کے لئے کوشاں رہنے والوں کو ان پھلوں کے مزے چکھاتا ہے، ان پھلوں کو دکھاتا ہے جو قبولیت دعا کے ذریعہ سے بھی ہوتے ہیں۔ ایک مومن کی روحانی ترقی کی وجہ سے اس کا دل سکون اور قناعت کی صورت میں ہوتا ہے جو اس کے دل میں پیدا ہوتی ہے، یہ بھی ان پھلوں میں سے ہے۔ دینی اور دنیاوی نعمتیں بھی ایک مومن کو اس دنیا میں ملتی ہیں اور یہ دنیاوی نعمتیں اس کا مقصود نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ اُن اعمال کی وجہ سے جو ایک [illegible] کے لئے بجالاتا ہے یا بجالا رہا ہوتا ہے، اسے عطا فرماتا ہے۔ پس ہر عمل صالح تب ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس کو بجالا رہے ہوں گے۔ ورنہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ نمازیں پڑھنے والے ہیں جن کی نمازیں ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں حالانکہ نماز پڑھنا نیک عمل ہے۔ اسی طرح بہت سے لوگ بعض دفعہ بہت خرچ کرتے ہیں لیکن ان میں ایمان نہیں، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر نہیں کر رہے ہوتے بلکہ دنیا دکھاوے کے لئے کر رہے ہوتے ہیں اس لئے وہ عمل ان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ ایک شخص، ایک یہودی صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بارش میں جانوروں کو دانہ ڈال رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ اجر دیا کہ اس کو ایمان نصیب ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے جو عمل ہوگا وہ ایمان میں بھی بڑھاتا ہے، ایمان نصیب بھی کرتا ہے اور اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بناتا ہے اور آخرت میں بھی بناتا ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ درختوں کی سرسبزی کے لئے پانی ضروری ہے اسی طرح ایمان کی مضبوطی اور سرسبزی کے لئے اعمال صالحہ ضروری ہیں۔ تمام وہ نیک اعمال بجالانے ضروری ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں۔ جو اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہیں، جو ایمان میں بڑھنے کے لئے ہیں۔ پس اس سوچ کے ساتھ ہر احمدی کو اپنی عبادتیں بھی کرنی چاہئیں اور دوسرے اعمال بھی بجالانے چاہئیں تاکہ ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی چلی جائے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ہم وارث بنتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ اسی سوچ کے ساتھ ہر احمدی کو زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

''ابھی جمعہ کی نماز کے بعد انشاء اللہ میں دو نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔ ایک تو صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ کا ہے، جو میری خالہ تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت امّ ناصر کے بطن سے بیٹی تھیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی بہو تھیں، مرزا حمید احمد صاحب کی بیوی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اپنے بچوں کی آمین لکھی، حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث سے ان تک کے بچوں کی، اس میں آپ کے بارے میں بچپن میں یہ لکھا کہ ''عزیزہ سب سے چھوٹی نیک فطرت''، (اس آمین کا ایک مصرعہ ہے)۔ بڑی صبر کرنے والی تھیں، توکل کا اعلیٰ مقام تھا، نیک تھیں، ملنسار تھیں، بڑی دعاگو تھیں۔ نمازیں بڑے انہماک اور توجہ سے ادا کرتیں۔ ان کی نمازیں بڑی لمبی ہوا کرتی تھیں۔ کئی کئی گھنٹے مغرب کی نماز عشاء تک اور عشاء کی نماز آگے کئی گھنٹے تک تو مَیں نے ان کو پڑھتے دیکھا ہے اور یہ روزانہ کا معمول تھا۔ اللہ کے فضل سے بڑی دعاگو، غریب پرور خاتون تھیں۔ آپ کو خلافت سے بڑا تعلق تھا۔ مجھے بھی بڑی عقیدت سے خط لکھا کرتی تھیں۔ جماعتی طور پر پہلے سترہ سال لاہور کی نائب صدر لجنہ رہیں۔ 1967ء سے 1983ء تک لاہور میں صدر لجنہ رہیں۔ اللہ کے فضل سے لاہور کی لجنہ کے لئے بڑا کام کیا۔

عالمی بیعت کے دنوں میں ایک سبز کوٹ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ پہنا کرتے تھے اور اب مَیں پہنتا ہوں، یہ کوٹ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے ان کے خاوند محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کے حصہ میں آیا تھا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہاں ہجرت کی تو یہ کوٹ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو دیا کہ آپ جب تک وہاں ہیں اس کوٹ کو آپ جب بھی پہنیں میرے لئے بھی دعا کیا کریں۔ اس کے بعد مرزا حمید احمد صاحب کی وفات تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے زمانے میں ہو گئی تھی۔ صاحبزادی امۃ العزیز نے یہ کوٹ دے دیا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے بعد مَیں نے ان کو کہا کہ یہ کوٹ آپ لوگوں نے امانتاً دیا ہوا تھا تو انہوں نے مجھے اپنی بیٹیوں سے پوچھ کر لکھ کر دیا کہ یہ کوٹ اب عالمی بیعت کی ایک نشانی بن چکا ہے، اس لئے ہم اس کو خلافت کو ہبہ کرتے ہیں اور انہوں نے یہ تبرک خلافت کے لئے دے دیا۔ ان کے لئے جماعت کو بھی دعا کرنی چاہئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک تبرک، چھوٹا سا کپڑا بھی کوئی نہیں دیتا، بڑی قربانی کر کے یہ کوٹ دیا ہوا ہے۔ آپ کی تین بیٹیاں ہیں۔ ایک مصطفیٰ خان صاحب لاہور کی اہلیہ ہیں جو حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے بیٹے ہیں۔ دوسری امۃ الرقیب ہیں جو ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب جو ربوہ کے ہیں ان کی بیگم ہیں اور تیسری کوثر حمید ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان نیکیوں پر قائم فرمائے جو ان میں تھیں۔

دوسرا جنازہ نعیمہ سعید صاحبہ اہلیہ ملک سعید احمد رشید صاحب مربی سلسلہ کا ہے۔ ان کے نانا، دادا، پڑدادا یہ سب صحابی تھے۔ عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی کی پوتی تھیں اور منشی عبدالرحمٰن صاحب کی پڑپوتی تھیں۔ علاوہ واقف زندگی کی بیوی ہونے کے ان کی لجنہ میں بھی کافی خدمات ہیں۔ لجنہ ہومیو کلینک انہوں نے بڑی اچھی طرح چلایا اور اپنی بیماری کے باوجود بڑی ہمت اور محنت سے کام کرتی رہیں۔ ان کی تقریباً جوانی کی ہی عمر تھی۔ یہ 49 سال کی عمر میں فوت ہو گئیں۔ ان کے بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی صبر دے اور ان کی دعائیں اپنے بچوں کے لئے قبول فرمائے۔ ان کا ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)

Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
گولبازار ربوہ
فون 047-6213649
047-6215747

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

انفرادی وفیملی ملاقاتیں، مسجد بیت الجامع اور آفن باخ کا وزٹ، مختلف ممالک کے سینکڑوں افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

واقفین نو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے آپ کو پیش کریں پھر جماعت کا یا خلیفۂ وقت کا فیصلہ ہوگا کہ ان سے کس جگہ اور کیا کام لیا جائے۔ جماعت کو اب ہر فیلڈ میں واقفین چاہئیں۔ واقفین نو بچوں کو میڈیکل، سول انجینئرنگ، آرکیٹیکچرل انجینئرنگ، الیکٹریکل انجینئرنگ انفارمیشن ٹیکنالوجی، انوائرنمنٹل ٹیکنالوجی، Space ٹیکنالوجی، مختلف سائنسز، قانون، اکاؤنٹس وغیرہ میدانوں میں آگے آنے کی نصیحت

(جرمنی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ : مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

26/اگست 2007ء: حضور انور نے 5:25 منٹ پر نماز فجر مسجد بیت السبوح میں پڑھائی۔ پونے گیارہ بجے صبح حضور انور دفتر تشریف لائے اور مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے پیش ہونے والے بعض معاملات پر ہدایات دیں۔

انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں: اس کے بعد ملاقاتوں کا پہلا دور شروع ہوا جو نماز ظہر وعصر تک جاری رہا۔ پونے دو بجے حضور انور نے نماز ظہر وعصر مسجد بیت السبوح میں پڑھائیں۔ ملاقاتوں کا دوسرا دور پانچ بج کر تیس منٹ پر شروع ہو کر نماز مغرب وعشاء تک جاری رہا۔ آج حضور انور نے مختلف قومیوں سے تعلق رکھنے والے ایک سو پندرہ خاندانوں (جن میں عرب اور جرمن بھی شامل تھے) کے 475 افراد کو شرف ملاقات عطا فرما کر قلم، چاکلیٹ، انگوٹھیاں اور رومال بطور تبرک دینے کے علاوہ مختلف مسائل سننے کے بعد حسب حالات ہدایات، مشورے اور دعائیں دیتے ہوئے ہر ایک کی کسی نہ کسی رنگ میں مسیحائی فرمائی۔ جو بھی ملاقات کرنے کے بعد حضور انور کے دفتر سے باہر آتا تو اس کی خوشی یہ کہہ رہی ہوتی کہ ؎

نظر مسرور کا اعجاز مسیحائی ہے   قلب کو چین ملا جسم میں روح آئی ہے

8:45 منٹ پر حضور انور نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ اس عرصہ کے دوران جمع ہونے والی ڈاک مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے تیار کروا کر حضور انور کے ملاحظہ کے لئے رہائشگاہ پر بھجوائی۔

آج سارا دن دھوپ رہی اور ہلکی ہلکی ہوا چلتی رہی۔ اور موسم نہایت خوشگوار رہا۔

27/اگست 2007ء: حضور انور نے نماز فجر 5:23 منٹ پر مسجد بیت السبوح میں پڑھائی۔

انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں: حضور انور کا آج کا دن بھی احباب سے ملاقاتوں میں گزرا۔ دس بج کر تیس منٹ پر حضور انور دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو ایک بج کر تیس منٹ تک جاری رہا۔ ایک بج کر 45 منٹ پر حضور انور نے نماز ظہر وعصر مسجد بیت السبوح میں پڑھائیں۔ پانچ بج کر تیس منٹ پر حضور انور دوبارہ دفتر تشریف لائے اور مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری کو کل کے پروگرام کے بارہ میں ہدایات نوٹ کروائیں اور ملاقاتوں کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا جو نماز مغرب وعشاء تک جاری رہا۔

وہ بچے، بوڑھے، نوجوان مرد وزن جن کی آج ملاقات تھی وہ صبح ہی سے بیت السبوح میں آنا شروع ہو گئے تھے وہ بڑے سکون اور بیتابی کے ملے جلے جذبات کے ساتھ اپنی باری کا انتظار کرتے رہے۔ اپنے آقا سے ملنے کے شوق میں انتظار کا بھی عجیب مزہ ہے جو آج صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ہی میسر ہے۔ جب کسی پروانۂ خلافت کا یہ شوق اپنی مراد کو پا لیتا ہے تو پھر اس کے چہرے کا سکون اور خوشی ہر دیکھنے والے کو بھی محسوس ہوتی ہے۔

آج مختلف قومیوں سے تعلق رکھنے والے 111 خاندانوں کے 499 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کر کے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق حضور انور سے فیض حاصل کیا۔ آج ایک جرمن فیملی کو حضور انور نے ازراہ شفقت قریباً نصف گھنٹے کا وقت عطا فرمایا جس میں ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور اسلام کے متعلق مختلف سوالوں کے بارہ میں گفتگو ہوتی رہی۔ نو بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشاء مسجد بیت السبوح میں پڑھائیں اور اس کے بعد اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ اس عرصہ کے دوران جمع ہونے والی تمام ڈاک تیار کروا کر مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے حضور انور کی رہائشگاہ پر بھجوائی۔

آج بھی سارا دن موسم خوشگوار رہا۔

28/اگست 2007ء: آج حضور انور نے نماز فجر پانچ بج کر پچیس منٹ پر مسجد بیت السبوح میں پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی سے طلوع آفتاب کا وقت دریافت کیا اور فرمایا کہ وقت آگے کی طرف جا رہا ہے اس لئے اب نماز فجر کا وقت بھی تبدیل کریں۔

انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں: حضور انور دس بج کر چالیس منٹ پر دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو نماز ظہر وعصر تک جاری رہا۔ حضور انور نے واقفین نو بچوں کو ''دس شرائط بیعت'' والی کتاب بطور تحفہ دینے کے لئے ملاقاتوں کے دوران جب بھی وقت ملتا 117 کتب پر دستخط فرمائے۔

ایک بج کر پچپن منٹ پر نماز ظہر وعصر مسجد بیت السبوح میں پڑھائیں۔ پانچ بج کر تیس منٹ پر ملاقاتوں کا دوسرا دور شروع ہوا جو سات بج کر پچپن منٹ تک جاری رہا۔ آج 100 خاندانوں کے جو البانیہ، مالٹا، نائیجر، پاکستان اور جرمنی سے تعلق رکھتے تھے 395 احباب کو حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ہر ایک کی حضور انور نے اس کی ضرورت کے مطابق مسیحائی فرمائی۔

مالٹا سے آئے ہوئے ایک زیر تبلیغ عیسائی دوست Mr.Lawrence Grech نے بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مبلغ سلسلہ مالٹا کے ذریعہ ان کا جماعت سے تعارف ہوا اور ایم ٹی اے کے ذریعہ مزید دلچسپی بڑھی اور انہوں نے حضور انور سے ملنے کی خواہش کی۔ ملاقات کے دوران حضور انور نے ان کے ساتھ مالٹا کے مختلف دلچسپی کے امور پر گفتگو فرمائی اور انہیں یادگار کے طور پر اپنا قلم عطا فرمایا۔ جب یہ ملاقات کر کے باہر آئے تو ان پر حضور انور کی قوت قدسیہ کا نمایاں اثر تھا جس کا اظہار انہوں نے اس طرح کیا:

"He was speaking from his heart and I wish him to come Malta".

اور پھر بار بار حضور کے دئے ہوئے قلم کو دیکھتے اور میٹنگ ہال میں لگی ہوئی حضور انور کی تصویر کو جا کر دیکھنے لگے۔ ایک نظر قلم پر ڈالتے اور ایک نظر تصویر پر۔ آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے احمدیت کی تصاویر کے پاس کھڑے ہو کر تصویر بنوائی۔

مسجد "بیت الجامع" اوفن باخ کا وزٹ: آج پروگرام کے مطابق ملاقاتوں کے بعد آٹھ بجے شام اوفن باخ کے لئے روانہ ہوئے۔ سو مساجد تحریک کے تحت مسجد ''بیت الجامع'' کا سنگ بنیاد حضور انور نے 2004ء میں رکھا تھا اور دسمبر 2006ء میں اس کا افتتاح فرمایا تھا۔ روانگی سے قبل حضور انور نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو اب تک جمع ہونے والی ڈاک گاڑی میں رکھوانے کی ہدایت فرمائی۔ آٹھ بج کر 25 منٹ پر حضور انور کا قافلہ مسجد بیت الجامع پہنچا۔ مسجد رنگ برنگی روشنیوں اور جھنڈیوں سے سجی ہوئی ہے جگمگ کرتے قمقمے اور مسجد کا روشن مینارہ خوبصورت منظر پیش کر رہا ہے۔ بیت السبوح میں آج کا روز، روز عید تھا تو بیت الجامع میں آج شب، شب برات۔

مسجد ''بیت الجامع'' کے سامنے موجود بچوں نے حضور انور کو اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا کہا اور دلکش ترانے اور نغمے گا کر حضور کا استقبال کیا۔ باقی تمام احباب کو مسجد کے اندر ہی موجود رہنے کی ہدایت تھی۔ سب سے پہلے عہدیداران کا حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو ہوا اور حضور نے اپنے دست مبارک سے ایک سیب اور چیری کا پودہ لگایا۔ اس کے بعد حضور انور مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔ مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ احباب بڑی ترتیب کے ساتھ قطاروں میں کھڑے ہو گئے اور حضور انور نے ہر ایک کے پاس جا کر شرف مصافحہ بخشا۔ یہ بڑا روح پرور نظارہ تھا۔ لوگ دست مسیحا سے ملائے ہوئے ہاتھ اپنے جسم پر ملتے اور ہر ایک چہرے سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ ''چشم ما روشن دل ماشاد''۔

اس کے بعد حضور انور مستورات کی طرف تشریف لے گئے۔ بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم کئے اور کچھ وقت وہاں ٹھہرنے کے بعد باہر تشریف لائے۔ جو احباب خصوصاً ڈیوٹی والے جو مصافحہ کرنے سے رہ گئے تھے انہیں بھی حضور انور نے شرف مصافحہ عطا فرمایا اور بچوں میں بھی چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ بعض خوش نصیب بچے ایسے بھی تھے جن کے کاندھے پر حضور انور نے دست مبارک پھیرا۔

حضور انور نے عمارت کے بعض حصوں کا معائنہ فرمایا اور تھوڑی دیر کے لئے مسجد کی بالائی منزل پر بھی تشریف لے گئے۔ بعدہٗ حضور انور نے مسجد بیت الجامع میں نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔ اور باہر مین گیٹ کے پاس رونق افروز ہو کر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی اور مکرم سعید گیسلر صاحب کو مسجد کے سامنے والے حصہ کی کھڑکیوں کے اوپر اسلامی طرز پر محرابیں بنانے اور متفرق امور کے بارہ میں ہدایات فرمائیں اور فرمایا کہ اس بارہ میں اپنے ماہر تعمیرات سے مشورہ کر کے بتائیں۔

اس کے بعد بیت السبوح کے لئے واپسی ہوئی اور نو بج کر پچپن منٹ پر قافلہ بیت السبوح پہنچا۔ اس دوران حضور انور نے گاڑی میں جو ڈاک ملاحظہ فرمائی تھی وہ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے سپرد ہوئی اور حضور انور اپنی

رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج بھی دھوپ کے ساتھ ٹھنڈی ہوا چلتی رہی اور موسم خوشگوار رہا۔

29 راگست 2007ء: آج حضور انور نے نماز فجر پانچ بج کر پچیس منٹ پر مسجد بیت السبوح میں پڑھائی۔

انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں: حضور دس بج کر 40 منٹ پر دفتر تشریف لائے اور حسب پروگرام جرمنی، پاکستان، آسٹریا اور سوئٹزر لینڈ کے احباب سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو نماز ظہر و عصر تک جاری رہا۔ آج 59 خاندانوں کے 217 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے جہاں تبرکات اور دعائیں حاصل کیں وہاں حضور کی قوت قدسیہ سے بھی فیض پایا۔ دو بجے حضور انور نے نماز ظہر و عصر بیت السبوح میں پڑھائیں۔

چھ بجے حضور انور ایم ٹی اے سٹوڈیو میں تشریف لائے اور واقفین نو اور واقفات نو کے ساتھ الگ الگ کلاسیں منعقد ہوئیں۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس (مستقبل کی رہنمائی اور قیمتی نصائح): سب سے پہلے واقفات نو بچیوں کے ساتھ کلاس ہوئی۔ حضور کی تشریف آوری سے پہلے ہی تمام بچیاں بڑی ترتیب کے ساتھ سٹوڈیو میں بیٹھی ہوئی تھیں ۔حضور نے آتے ہی استفسار فرمایا کہ یہ بارہ سال کی بچیاں ہیں؟ مجھے تو بعض پندرہ سال کی بھی لگ رہی ہیں۔ چنانچہ حضور کو بتایا گیا کہ اس میں پندرہ سال کی بچیاں بھی ہیں۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کہ پروگرام میں تو بارہ سال کی بچیوں کا لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد کلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ درّ عجم نے سورۃ الجاثیہ کے ابتدائی حصہ سے کی۔ تلاوت کے بعد حضور انور نے بچیوں سے صاحبِ حمد اور صاحبِ مجد کے معانی دریافت فرمائے۔

اس کے بعد عزیزہ طلعت نسرین نے حدیث طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد عزیزہ صائمہ انجم نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ’’بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے‘‘ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد عزیزہ عمرانہ صاحبہ، بشریٰ صاحبہ اور مدیحہ صاحبہ نے اسلام اور تعلیم کے عنوان پر ایک Presentation دی۔ اس دوران حضور نے فرمایا کہ اس میں یہ بھی شامل کر لیں کہ اب تو نصرت جہاں اکیڈمی جماعت کے تحت چل رہی ہے۔ جماعت نے بڑے اچھے ادارے بنائے تھے جنہیں حکومت نے نیشنلائز کر کے تباہ کر دیا ہے۔ اس کے بعد عزیزہ فضیلت بشریٰ صاحبہ اور آنسہ ماریہ صاحبہ نے جرمنی کی اہم یونیورسٹیوں کا تعارف پیش کیا۔

اس دوران حضور انور نے یہ وضاحت فرمائی کہ مذہب اور سائنس میں کوئی فرق نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بات ایک نیوزی لینڈ کے سائنس دان کو بیان فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے ان کی قبر پر دعا کی تھی۔ یہ نیوزی لینڈ میں دفن ہیں۔ یہ پہلے عیسائی تھے اور بعد میں احمدی ہو گئے تھے۔ اس کے بعد حضور انور نے پروفیسر اور لیکچرار میں فرق کی وضاحت فرمائی۔ یونیورسٹیوں میں Foreign Students کے متعلق حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا ان کے لئے فری تعلیم کی سہولت ہے یا نہیں؟ کیا ہر یونیورسٹی کا الگ الگ قانون ہے یا گورنمنٹ کی کوئی پالیسی ہے جو سب یونیورسٹیوں کے لئے ایک ہی ہے؟ اس بارہ میں حضور نے ہدایت فرمائی کہ اس کا پتہ کر کے مجھے دوبارہ بتائیں۔

عزیزہ کاشفہ احمد نے ایک کوئز پیش کیا۔ کوئز کے دوران یونائٹڈ نیشن میں شامل ہونے والے ملکوں کی تعداد کا ذکر آنے پر حضور انور نے فرمایا حق تو کسی کو ملا نہیں رہا۔ جتنے مرضی (ملک) شامل ہو جائیں اصل میں تو پانچ ہی ہیں جو اپنا اپنا حق جتائے جاتے ہیں۔

جرمنی کے کس شہر میں غیر ملکیوں کی تعداد زیادہ ہے؟ اس سوال کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ اگر برلن میں (زیادہ غیر ملکی) ہیں تو برلن والے ہماری مسجد بننے پر شور کیوں مچاتے ہیں؟

ایک بچی سے حضور نے دریافت فرمایا کہ تم کیا کرو گی؟ بچی نے آفس کا کام کرنے کے تعلق میں تین سالہ کورس کرنے کا بتایا۔ اس پر حضور نے فرمایا تم نے کس کا آفس چلانا ہے۔ تم تو وقف نو ہو۔ اس کا کیا فائدہ ہوگا۔ واقفات نو وہ پڑھائی کریں جس کا جماعت کو فائدہ ہو۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی فرمایا تھا کہ عورتیں جو تعلیم حاصل کریں اس کو اپنی عملی زندگی میں استعمال کریں، بچوں کی تربیت کے لئے استعمال کریں۔ یہ نہیں کہ پڑھنے کے بعد آپ یہ کہیں کہ اب آفس میں نوکری کرنی ہے۔ ایک طرف آپ وقف ہیں اور ایک طرف ایسی تعلیم حاصل کر رہی ہیں جس میں آپ کے وقف کا جو تقدس ہے جو ایک احمدی کا عموماً اور ایک واقف زندگی کا خصوصاً ہونا چاہئے وہی قائم نہیں رہ سکتا۔ بچی کی طرف سے وضاحت پیش کرنے پر حضور انور نے فرمایا اگر آپ آفس میں جاؤ گی اور نوکری کرتی رہو گی تو (تمہیں ایم ٹی اے یا اپنے حلقہ وغیرہ میں) کام کرنے کا وقت کہاں ملے گا؟ اور پھر واقف زندگی نوکری کر ہی نہیں سکتی ۔وقف کا مطلب یہ ہے کہ تم اس طرح کام کرو جماعت کا جس طرح واقف زندگی مرد کرتے ہیں۔ وقف نو کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وقف نو کی کلاس اٹنڈ کر لی اور پھر فارغ ہو گئے۔

پھر حضور نے بچیوں سے جائزہ لیا کہ کون کیا کیا بننا چاہتی ہے؟ ایک بچی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تم کیا کرو گی؟ بچی نے بتایا کہ مَیں ڈاکٹر بننے کا سوچ رہی ہوں یا کیمسٹری یا Math کی ٹیچنگ کرنا چاہتی تھی۔ تو حضور انور نے فرمایا کہ اب سوچنے میں وقت نہ گزارو۔ ایک ارادہ کرو اور اس پر پکی ہو جاؤ۔ حضور انور نے یہاں مزاح کے طور پر ایک لطیفہ بھی سنایا۔

ایک بچی نے فارسی اور عربی میں Oriental پڑھائی کے بارہ میں حضور سے رہنمائی لی۔ جس پر حضور انور نے خوشی کا اظہار فرمایا کہ اچھا تم عربی اور فارسی تو ضرور کرو اور ہدایت فرمائی کہ عربی سیکھنے کے لئے کسی عرب ملک مصر یا شام اور فارسی کے لئے ایران جاؤ۔ بچی کی وضاحت پر کہ جرمنی میں ہائیڈل برگ یونیورسٹی میں بھی یہ سہولیات مہیا ہیں ۔حضور نے پھر یہیں سے تعلیم حاصل کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ فارسی میں بڑی کمی ہے۔ ہمیں بہت فارسی کتب کا ترجمہ کرنا ہے اچھا ہے فارسی اور جرمن میں ترجمہ آسان ہو جائے گا۔

وکالت کی تعلیم حاصل کرنے کے متعلق پوچھنے پر حضور انور نے فرمایا اس میں پریکٹیکل ٹریننگ لازمی ہے۔ کسی لائیر کے ساتھ کام کرنا پڑے گا، کورٹ جانا پڑے گا۔ اس لئے لڑکیوں کے لئے لاء کی تعلیم حاصل کرنا فضول ہے۔ میڈیکل اور ٹیچنگ کی تعلیم حاصل کرنے کے متعلق حضور نے فرمایا کہ یہ کریں۔ حضور کو ٹیچنگ کے بارہ میں بتایا گیا کہ خواتین اساتذہ پڑھاتے وقت سر پر سکارف نہیں لے سکتیں۔ حضور نے فرمایا ٹیچنگ سیکھ لو۔ ہمیں واقفات تو ان کی یونیورسٹیوں کے لئے نہیں چاہئیں بلکہ ہمیں اپنے سکولوں کے لئے چاہئیں۔

جرنلزم کی تعلیم حاصل کرنے کے بارہ میں حضور انور نے اجازت اس وضاحت کے ساتھ فرمائی کہ مضمون لکھنے کے لئے جرنلزم کی تعلیم حاصل کرنی چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک بنیادی چیز ہمیشہ یاد رکھیں، لڑکیو! تم واقفات نو ہو اور جماعت کے لئے کام کرنا ہے۔ پیسے کے لئے پڑھائی نہیں کرنی۔ اس لئے جو بھی پڑھائی کرنی ہے جماعت کے لئے کرنی ہے تا کہ جماعت کے کام آئیں اور اپنی جو آئندہ گھریلو زندگیاں ہیں ان کے کام آئیں۔ آئندہ نسلوں کے کام آئیں۔ اس لئے یہ نہ سمجھیں کہ ہم ڈگری لے لیں گی یا PhD کر لیں گی یا ریسرچ میں چلی جائیں گی اور پھر ضرور (اسی فیلڈ میں جا کر) وہی کام کرنا ہے ۔ پیسے کمانے کی نیت سے نہ پڑھو بلکہ علم حاصل کرنے کی نیت سے پڑھو تا کہ اس سے آگے تم جماعت کو فائدہ پہنچا سکو۔ جماعت کی نسلوں کو فائدہ پہنچا سکو۔

اس کے بعد عزیزہ امۃ الحیٔ نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کا منظوم کلام ’’رحمت کا رہے سایہ‘‘ پڑھ کر سنایا۔

ایک بچی نے سائیکالوجی پڑھنے کے بارہ میں حضور انور سے رہنمائی حاصل کی۔ حضور نے فرمایا کہ اچھی بات ہے پڑھو۔ سائیکالوجی پڑھنی چاہئے۔ As a subject ہے کوئی بات نہیں۔ پڑھانے کے لئے بھی کام آ سکتی ہے اور ویسے بھی سائیکالوجی پڑھ کر کچھ مضمون لکھ سکتی ہو تم۔ سائیکالوجی ٹیچنگ میں کام آ سکتی ہے، ٹریننگ میں کام آ سکتی ہے۔ بہت فائدہ ہے۔

ایک بچی نے حضور انور سے عرض کیا کہ میرا انٹرسٹ کیمسٹری میں ہے کیا مَیں کر لوں؟ اس پر حضور نے فرمایا کہ اگر تمہارا انٹریسٹ کیمسٹری میں ہے تو کیمسٹری میں ماسٹر کرو تا کہ پڑھا سکو۔ پھر یہ ضروری نہیں کہ تمہیں جرمنی میں رکھا جائے کہیں بھی بھیجا جا سکتا ہے۔ چلی جاؤ گی نا؟ بچی نے جواب دیا ہاں جی حضور ضرور۔ حضور نے فرمایا چاہے افریقہ بھیج دیں یا پاکستان یا انڈیا یا ساؤتھ امریکہ بھیج دیں؟ بچی نے جواب دیا کہ بھیج دیں۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ ٹیچنگ کے لئے دو مضامین لینے پڑتے ہیں، کون سے لیں؟ حضور نے دریافت فرمایا کہ سائنس میں انٹرسٹ ہے؟ بچی نے کہا تھوڑا بہت۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ پھر انگلش لے لو اور تم ساتھ ہسٹری لے لو۔

ایک اور بچی نے پوچھا کہ کیا مَیں انگلش اور اسلامیات لے لوں؟ حضور نے فرمایا ٹھیک ہے، بڑی اچھی بات ہے۔

سات بج کر بیس منٹ پر کلاس کا اختتام ہوا۔ حضور نے بچیوں کو فرمایا کہ اب کھڑی ہو جائیں۔ پھر حضور نے ہر بچی کو اپنی دس شرائط بیعت والی کتاب اپنے دستخطوں کے ساتھ بطور تحفہ عنایت فرمائی۔ چونکہ ایک گھنٹہ بیس منٹ کی کلاس تھی بعض بچیوں کی ٹانگیں زیادہ دیر تک بیٹھنے کی وجہ سے سُن ہو گئیں اور چلنے میں دقت پیش آ رہی تھی اس پر حضور انور نے پاؤں کی انگلیاں ہلاتے رہنے کی ہدایت فرمائی۔ ایسا کرنے سے گرنے سے بچا جا سکتا ہے۔

واقفین نو بچوں کی کلاس: واقفین نو بچوں کی کلاس اسی سٹوڈیو میں منعقد ہوئی جہاں بچیوں کی کلاس ہوئی تھی۔ بچیاں اپنا تحفہ حضور انور سے وصول کرنے کے بعد کلاس سے باہر آ گئیں اور بچے ترتیب کے ساتھ اندر چلے گئے۔ جب بچے سٹوڈیو کے اندر آئے تو حضور انور نے فرمایا کہ ان کی شکلیں پریشان لگ رہی ہیں۔

کلاس کا باقاعدہ آغاز سورۃ الانعام کی آیت نمبر 103 تا 106 سے ہوا جو عزیزم ثاقب احمد بٹ نے کی۔ اس کے بعد عزیزم افتخار احمد نے حدیث پیش کی۔ عزیزم کمال احمد نے نظم ’’نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے‘‘ پیش کی۔ نظم کے بعد حضور انور نے بچوں سے پوچھا کہ اس نظم میں جو پیغام ہے اس کی سمجھ آ گئی ہے؟ اس کے بعد عزیزم حسنات احمد نے مسلمان سائنسدان کے عنوان سے Presentation دی۔

اس کے بعد عزیز شعیب عمر اور ان کے ساتھی نے جرمنی کی نامور شخصیات کا تعارف پیش کیا۔ بعدہٗ عزیزم نعمان احمد گل نے جرمن یونیورسٹیوں میں پڑھائے جانے والے مختلف مضامین کا تعارف پیش کیا۔ یونیورسٹیوں میں بتدریج تعلیم حاصل کرنے کا رجحان گرنے اور خصوصاً میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے کے رجحان کا گراف گرنے پر حضور انور نے فرمایا کہ احمدی سٹوڈنٹس کو یونیورسٹیوں میں زیادہ سے زیادہ داخلہ لینا چاہئے۔ خاص طور پر یورپ کے احمدی سٹوڈنٹس آگے آئیں اور اس Gap کو پورا کریں۔ واقفین نو بچوں کو سول انجینئرنگ، آرکیٹکچرل انجینئرنگ، الیکٹریکل انجینئرنگ، انفرمیشن ٹیکنالوجی اور انوائرنمنٹل ٹیکنالوجی میں زیادہ آنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا کہ Space ٹیکنالوجی کا Subject بھی اچھا ہے۔ بچے کی تقریر میں بتایا گیا کہ طلبہ کی انجینئرنگ کے میدان میں توجہ کم ہوتی جا رہی ہے۔ جس پر حضور نے فرمایا کہ آپ کے لئے راستے کھل رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ موقع دے رہا ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

اس کے بعد بچے نے Mathematics یعنی Natural Science کے درج ذیل شعبہ جات گنائے Mathematics، Statistics، Biology، Physics، Geography، Chemistry اور Astronomy۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ٹیچنگ کے لئے یہ ساری چیزیں اچھی ہیں۔ جس نے یہ کرنی ہیں وہ

Master کرے۔ فرمایا جو بچے کم نمبر لیں وہ ٹیچنگ میں جاسکتے ہیں۔ جو ریسرچ کا شوق رکھتے ہیں وہ ریسرچ میں جا سکتے ہیں۔ سارے میدان کھلے ہیں۔

اگلی فیلڈ Forestries & Agronomies ہے۔ اس کے مضامین ہیں Agronomy، Agriculture، Horticulture، Wooden Economy، Wooden Technology، Landcare، Senery Architecture اور Forestry۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس میں اور بھی ہے۔ Agricultural Agronomy فیکلٹی میں ہے۔ Agriculture جو ہے اسی میں Agronomy بھی آجاتی ہے۔ اس میں Harticulture آجاتی ہے۔ اسی میں Soil Science آجاتی ہے۔ اسی میں Rentomology آجاتی ہے۔ اور اسی میں Plant Pathology اور Plant Protection بھی آجاتی ہے۔ اس میں بھی بہت ساری لائنیں ہیں۔ تو اس میں بھی پڑھنا چاہئے۔

اس کے بعد بچے نے میڈیسن کے بارہ میں بتایا کہ 1994ء سے لے کر 2003ء تک طلبہ کی تعداد 13 فیصد کم ہوگئی ہے۔ حضور نے فرمایا پھر تمہیں موقع مل رہا ہے پڑھنے کا اور ریسرچ میں آگے آنے کا۔

اس کے بعد بچے نے بیان کیا کہ قانون کے میدان میں طلبہ کی دلچسپی بڑھ رہی ہے جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ معاشرہ میں قانون کے طلبہ کو ایک بلند مقام حاصل ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ Crime بڑھ گئے ہیں یا Civil Suits زیادہ ہوگئے ہیں؟ لڑائیاں بڑھ گئیں اور چوریاں ڈاکے وغیرہ بہت ہوگئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ کون کون یونیورسٹی میں جارہا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ فارن طلبہ جو پوسٹ گریجویشن کے لئے آتے ہیں ان کے لئے کیا قوانین ہیں؟ فیس وغیرہ دینی پڑتی ہے؟ یہ بھی معلومات لیں۔ حضور نے جائزہ لیا کہ کتنے ڈاکٹر بننا چاہ رہے ہیں، کتنے ریسرچرز بننا چاہ رہے ہیں اور کتنے جامعہ میں جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے نصیحت فرمائی کہ ایک چیز یاد رکھو کہ واقفین نو لڑکوں اور دوسرے لڑکوں کی شکلوں اور حلیہ میں فرق ہونا چاہئے۔ کیونکہ جس نے وقف کرنا ہے اس کی ظاہری حالت اور لباس اچھا ہونا چاہئے۔ لیکن فیشن کا اظہار زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ بال بھی اچھی طرح بنے ہونے چاہئیں۔ جھومر جھومٹ نکالنے نہیں چاہئیں۔ ٹوپی پہنی ہو اور بال بھی صحیح طرح کنگھی کی ہو۔ نظر آرہا ہو کہ یہ لوگ دوسرے لوگوں سے مختلف ہیں۔ واقف میں فرق ہونا چاہئے۔ دوسروں سے تھوڑا سا سو بر نظر آئیں۔ یہ ساروں کے لئے مَیں کہہ رہا ہوں۔ کیونکہ آپ لوگوں نے جماعت کے بہت سارے کاموں کی ذمہ داری اٹھانی ہے۔

حضور انور نے مختلف فیلڈز میں جانے والے بچوں کا جائزہ لینے کے بعد فرمایا کہ جو میرے سامنے بیٹھے ہیں ان میں سے اس سال کوئی جامعہ میں جارہا ہے۔ UK کے جامعہ میں کوئی نہیں جارہا؟ کیا جرمنی میں جامعہ کھلنے کا انتظار کر رہے ہو، اگر انہوں نے ہمت کر کے کھول لیا؟

ایک بچے نے جس نے یونیورسٹی میں اکنامکس کے لئے درخواست دی ہوئی تھی جس کا داخلہ منظور ہونے پر یونیورسٹی کی طرف سے مطالبہ ہوا کہ اسے پہلے Social Work کرنا پڑے گا۔ تو حضور انور نے فرمایا کہ سوشل ورک کریں۔

ایک بچے نے جس نے یونیورسٹی میں Economics کے لئے درخواست دی ہوئی تھی جس کا داخلہ منظور ہونے کا یونیورسٹی کی طرف سے مطالبہ ہوا کہ اسے پہلے Social Work کرنا پڑے گا تو حضور انور نے فرمایا کہ سوشل ورک کریں۔

ایک بچے نے حضور کو بتایا کہ اس نے پولیٹکل سائنس میں داخلہ لینا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے بعد کیا کرو گے؟ بچے نے جواب دیا کہ کسی منسٹری میں کام ملے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے وقف نو کو کیا فائدہ ہوگا؟ وقف کا مطلب تو وقف ہے۔ جو تصور تم لوگوں کو ہے نا اب تک کہ ہم ماسٹر کرلیں گے، یہ کرلیں گے، وہ کرلیں گے۔ جو ریسرچ والے ہیں ان کو تو ہم کچھ دیر تک اجازت دے سکتے ہیں۔ ٹھیک ہے جو ریسرچ کی فیلڈ میں جارہے ہیں وہ ریسرچ کریں۔ جو اچھے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ہیں ان میں جائیں، کام کریں تا کہ ایک نام پیدا ہو۔ اور کچھ پیشوں کو بھی اجازت دی جاسکتی ہے کہ مختلف جگہوں پر چلے جائیں تا کہ وہاں اپنا اثر قائم کر کے ایک واقفیت پیدا کریں، Relations زیادہ بڑھیں۔ لیکن وہ فیصلہ ہر فرد کے لئے علیحدہ علیحدہ ہوگا۔ آپ جو واقف زندگی ہیں آپ خود تو نہیں Decide کرسکتے کہ ہم نے منسٹری میں جانا ہے یا فلاں جگہ جانا ہے۔ پڑھائی ختم کر کے آپ نے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے کہ ہم نے وقف کیا ہوا ہے۔ بتائیں آپ نے ہمیں کہاں لگانا ہے؟ جرمنی میں رکھنا ہے، انڈونیشیا بھیجنا ہے، Pacific Island میں یا ایشیا کے ملکوں میں بھیجنا ہے، ساؤتھ امریکہ میں بھیجنا ہے یا افریقہ میں بھیجنا ہے۔ وقف کا یہ تصور ابھی تک وقف نو میں قائم ہی نہیں ہوا۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جو جامعہ میں چلے گئے ہیں وہ تو ہوگئے جماعت کے۔ ایسے واقفین نو جماعت کی سروس میں آگئے اور جو دوسری فیلڈ میں جارہے ہیں انہوں نے جماعت کی سروس نہیں کرنی حالانکہ جماعت کو اب اپنی ہر فیلڈ میں لوگ چاہئیں۔ پھر جماعت کا یا خلیفۂ وقت کا فیصلہ ہوگا کہ آیا اجازت دینی ہے کہ ریسرچ کریں یا کسی اور ادارہ میں کام کریں۔ یا اگر کوئی جرنلزم کر رہا ہے تو اس کی صرف ٹریننگ کے لئے کسی اخبار میں کام کروائیں۔ یا (کسی کو) اچھی ٹریننگ دینے کے لئے کسی اچھے Financial ادارہ یا کمپنی میں کام کروائیں۔ لیکن وہ ہر Individual کے بارہ میں الگ الگ Decide ہوگا۔ آپ لوگوں نے وقف کیا ہوا ہے۔ وقف کا مطلب ہے کہ اب مَیں آگیا ہوں اب جہاں چاہیں لگادیں۔ کیا تو مَیں نے ماسٹرز ہے۔ چاہے تو مجھے چپڑاسی لگادیں یا کچھ اَور لگادیں یا جس کام میں بھی جماعت لے لے۔ یہ روح پیدا کرنی پڑے گی۔ اب اس کے بعد مجھے بتاؤ کہ کتنے لوگوں نے آئندہ وقف جاری رکھنا ہے؟ اس پر تمام بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ نہیں ہوگا کہ PhD کرلی ہے اجازت دیں کہ ہم دنیاداری کی نوکری کرتے رہیں۔ جماعت کو اب ہر فیلڈ میں واقفین چاہئیں۔ آئندہ جو وقت آرہا ہے ہوسکتا ہے ریسرچ کا کوئی ادارہ جماعت کا اپنا ہوجائے۔ ٹیچنگ کے لئے بہت سارے چاہئیں، Law میں چاہئیں، اکاؤنٹس میں چاہئیں، بزنس کے ایکسپرٹس چاہئیں اور اسی طرح مبلغین چاہئیں۔ آپ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے آپ کو پیش کریں۔ ٹھیک ہے۔ پتہ ہے نا یہ؟ نہیں پتہ تو گھر جا کر مزید سوچ لینا پھر لکھ کر بتادینا۔

اس کے بعد عزیزم حنان نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک ترانہ "مَیں دنیا پہ دیں کو مقدم کروں گا" بڑی مسحور کن آواز میں پڑھا۔

آخر پر حضور نے بچوں کو بھی کتاب شرائط بیعت اپنے دستخطوں کے ساتھ بطور تحفہ عنایت فرمائی۔ ہر بچہ باری باری حضور کے پاس آکر مصافحہ کا شرف حاصل کر کے دست مبارک کو بوسہ دیتا اور کتاب وصول کرتا۔ 8 بج کر 25 منٹ پر کلاس کا اختتام ہوا۔

اس کے بعد حضور انور دفتر سمعی وبصری اور کچن میں تھوڑی دیر کے لئے تشریف لے گئے جہاں ضیافت کی ٹیم کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا اور کچن کا جائزہ لیا۔ بعدۂ حضور انور نے 8:55 پر مسجد بیت السبوح میں نماز مغرب وعشاء پڑھائیں اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ مکرم پرائیوٹ سیکرٹری صاحب نے اس عرصہ میں جمع ہونے والی ڈاک حضور انور کی رہائشگاہ پر بھجوائی۔ آج کا دن بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے خوشگوار رہا۔ (باقی آئندہ)

نظم در مدح حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(یہ نظم ایک غیر از جماعت دوست محمد احمد فروغ جعفری آف بریلی کی ہے جو پہلی بار قادیان زیارت کے لئے تشریف لائے اور یوں اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔)

دین احمدؐ پہ ہیں قربان مسیح موعودؑ
رب نے بخشی ہے انہیں یہ شان مسیح موعودؑ
علم و عرفان سے پر نور منور یہ کتاب
اس نے بخشا ہے زمانے کی بہاروں کو شباب
اس لئے ورد ہے قرآن مسیح موعودؑ
دینِ احمدؐ پہ ہے قربان مسیح موعودؑ
ہر طرف ظلم تھا اندھیر تھی رسوائی تھی
شرک و الحاد کی دنیا سبھی شیدائی تھی
تم نے دیں کا کیا اعلان مسیح موعودؑ
دین احمدؐ پہ ہیں قربان مسیح موعودؑ
عزم باطل کے لئے عرش کا مینار ہو تم
عدلِ فاروق ہو اور حیدری تلوار ہو تم
تم تو عالم میں ہو ذیشان مسیح موعودؑ
دین احمدؐ پہ ہیں قربان مسیح موعودؑ
ان کی تعلیم جو دنیا میں ہویدہ ہو جائے
ان کے اخلاق کے سورج کا سویرا ہو جائے
تیرگی جائیگی شمشان، مسیح موعودؑ
دینِ احمدؐ پہ ہے قربان مسیح موعودؑ
سُن لئے جب سے زمانے نے ہمارے اشعار
ہو گیا ہم سے فروغ آج زمانہ بیزار
ہے بضد کفر کہ مت مان، مسیح موعودؑ
دین احمدؐ پہ ہے قربان مسیح موعودؑ

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے سرقہ کی چند مثالیں

(سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ اٹارسی)

چودھویں صدی کے مجدد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے جو دین اسلام کی جلیل القدر خدمات سرانجام دی ہیں خاص کر تحریری شکل میں جو کارہائے نمایاں کئے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ کی پاکیزہ قلمی کاوش کی بارگاہِ ایزدی میں اس قدر پذیرائی ہوئی کہ رب کائنات نے عرش بریں سے آپ کو سلطان القلم کے خطاب سے سرفراز کیا ہے اسی طرح پھر آپ کی علمی دھاک دلوں میں بیٹھ گئی۔ چنانچہ پھر حضرت مرزا صاحب کے حاسدین بھی پیدا ہونا شروع ہو گئے اور شہرت کے بھوکے پھر حضرت صاحب کی کتابوں سے جستہ جستہ چیدہ چیدہ عبارات اقتباسات کو بذریعہ سرقہ اپنی کتابوں اور رسائل و جرائد میں نقل کر کے خوب خوب دادِ تحسین بھی حاصل کرنے لگے۔ اس فعل قبیح میں ہم کو اس وقت دیو بندی لیڈر مولانا اشرف علی صاحب تھانوی بھی نظر آتے ہیں یقیناً وہ اس میدان میں بازی لے گئے ہیں اور یہ واقعہ کس طرح ہوا، کیوں کر ہوا۔ ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

''مولانا اشرف علی تھانوی'' کی کتابوں میں ایک معروف کتاب ہے۔ ''احکام اسلام عقل کی نظر میں'' اس کتاب کو دیو بندی دنیا میں خوب مقبولیت اور شہرت بھی حاصل ہوئی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اس کتاب کے مضامین کو آراستہ پیراستہ کرنے کے لئے سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے روحانی خزائن سے خوب دل کھول کر چوری کر کے اپنی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

اس دلچسپ حقیقت کو آشکار کرنے کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جیّد عالم دین بزرگ مورخ احمدیت مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے خوب خوب پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ مورخ احمدیت کی کتاب ''ایک حیرت انگیز انکشاف'' میں اس تھانوی علمی سرقہ کی کیفیت، جملہ حالات خوب عمدہ پیرایہ میں بیان شدہ ہیں، جو کہ یقیناً صاحب ذوق حضرات کے لئے لائق مطالعہ ہے۔ ہاں! جب اشرف علی تھانوی کی گرفت ہوئی، چوری پکڑی گئی، تب دیگر علماء حضرات کے ساتھ ساتھ بریلوی مکتب وفکر کے علماء ہند و پاک میں خوب شور مچا۔ بریلوی علماء کے پاکستان اور ہندوستان میں مضامین آنے شروع ہو گئے۔

اس وقت خاکسار کے سامنے ایک معروف بریلوی رسالہ ماہنامہ ''اشرفیہ'' اگست ۱۹۹۱ء کا شمارہ ہے یہ رسالہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی سے شائع ہوتا ہے اس رسالہ میں اشرف علی تھانوی کے علمی سرقہ پر ایک طویل مضمون بعنوان ''تھانوی قادیانی کی دہلیز پر'' قسطوں میں شائع ہوا ہے مگر افسوس کہ خاکسار کو مکمل مضمون ابھی تک مل نہیں پایا ہے صرف وہی شمارہ ملا ہے جس میں پہلی قسط شائع شدہ ہے۔ قارئین حضرات کی ضیافت طبع کے لئے خاکسار اس مضمون کو نقل کر رہا ہے۔ ذرا دیکھئے تو سہی کہ یہ بریلوی قلم کار کس طرح سے تھانوی کی خبر لیتا ہے۔

''چوری ایک ایسا فعل ہے جس کو دنیا کے تمام مذاہب اور معاشروں میں نا قابل معافی جرم سمجھا جاتا ہے اور اس کے مرتکب کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے دنیا میں موجودہ تمام قوانین میں اس کے لئے سزا مقرر کی گئی ہے چونکہ جو شخص کسی دوسرے کی خون پسینے کی کمائی چند لمحوں میں سمیٹ کر لے جاتا ہے اسے کیسے معاف کیا جا سکتا ہے اسی لئے اسلام نے اس کے لئے سزا بھی سخت رکھی ہے اور ایسے شخص کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے اس حد کا اطلاق بلا تفریق امیر و غریب اور شاہ و گدا سب پر کیا جاتا ہے۔

معاشرے میں عموماً دوسروں کے مال و دولت اور مادّی اشیاء ہتھیانے والے کو ہی چور کہا جاتا ہے جبکہ اہل علم و دانش اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ صرف مادی اشیاء ہی نہیں بلکہ تحریر کی چوری کا دھندا کرنیوالا بھی چور ہی کہلاتا ہے۔ مثلاً دوسروں کے شاعرانہ کلام سے اس کا تخلص ہٹا کر اپنا لگا دیا تو یہ چوری ہوئی۔ دوسرے کا مضمون اپنے نام سے منسوب کر لیا تو یہ چوری ہوئی یا کسی اور کی کتاب سے صفحہ در صفحہ بلا حوالہ مصنف و کتاب کے نقل کر لئے تو یہ بھی چوری ہوئی۔ لہٰذا نوعیّت اور کیفیت چاہے کچھ بھی ہو چوری بہر حال چوری ہے۔ یہ فعل معدودے چند صرف گھٹیا اور بد دیانت قسم کے لوگ ہی کرتے ہیں اور مصنف اور شاعر بننے کی ناکام کوشش کرتے ہیں جو کہ اخلاقی لحاظ سے ایک قبیح جرم ہے۔ ایسے شخص کے خلاف دنیا میں رائج تمام قوانین کے تحت مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں عدالت اسے جرمانہ قید یا کوڑوں کی سزا سنا سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص چوری کیا ہوا مواد کسی دوسرے رسالے یا اخبار میں شائع کرا دے اور یہ بات ایڈیٹر کے علم میں آجائے تو وہ اسے بلیک لسٹ کروا سکتا ہے۔ ویسے تو یہ گھٹیا اور قابل ملامت فعل صرف نابکار قسم کے بے ضمیر اور بد باطن لوگ ہی اپنے علم کی دھاک بٹھانے کے لئے کرتے ہیں لیکن آپ حیران ہوں گے کہ ایسا شخص بھی اس فعل کا مرتکب ہو چکا ہے۔ جس کو اس کے حواری حکیم الامت، اور مجدد ملت، کے بھاری بھرکم لقب سے یاد کرتے ہیں اسنے چوری کی.... غلام احمد قادیانی.... کی کتاب سے صفحے کے صفحے نقل کر ڈالے اور حوالہ تک نہ دیا یہ مسلک دیو بند کے حکیم اور مجدد مولوی اشرف علی تھانوی صاحب ہیں۔ جس مسلک کا مجدد ہی چور ہو اس کے پیروکار کس شان کے مالک ہوں گے۔

جس کی بہار ہو یہ اس کی خزاں نہ پوچھ

ایمانی غیرت کا تقاضہ تو یہ ہے کہ حوالہ کے ساتھ بھی قادیان کی کتب سے استفادہ نہ کیا جائے لیکن جب ایمان ہی رخصت ہو جائے تو ایمانی غیرت کہاں سے آئے گی۔ تھانوی صاحب کی ایمانی غیرت کا جنازہ تو اسوقت ہی نکل گیا ہوگا جب انہوں نے قادیانی کی کتاب کو عبارت چوری کرنے کے لئے کھولا ہوگا۔ شاید اس وقت تھانوی صاحب کی عقل ماؤف ہو چکی تھی، ورنہ وہ یہ حماقت کبھی نہ کرتے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ

''جب عقل جاتی ہے تو حماقت آہی جاتی ہے''

تھانوی صاحب نے صرف حماقت ہی نہیں کی بلکہ حماقت در حماقت کرتے رہے ہیں بلکہ یوں کہئے کہ وہ ''حفظ الایمان'' لکھتے وقت ان کی احمقانہ بصیرت انتہائی عروج پر تھی، جس میں انہوں نے الفاظ کی ہیرا پھیری سے کام لیتے ہوئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں اور جانوروں کے علم کے مشابہ قرار دے کر اپنا ایمان تباہ کر لیا اور ان کو حکیم اور مجدد ماننے والے اس گمراہ کن عبارت کو دفاع کر کے اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ کہتے ہیں ''چور چوری سے جائے ہیرا پھیری سے نہ جائے'' تھانووی صاحب چوری کے ساتھ ساتھ ہیرا پھیری میں بھی ماہر نظر آتے ہیں اس لئے کہ آج تک دیو بندی ذریّت اس ہیرا پھیری میں الجھی ہوئی ہے اور اس چکر سے نہ نکل سکی۔ اور بھانت بھانت کی بولیاں بول رہی ہے۔''.... آگے پھر مضمون نگار لکھتا ہے:

''باقی رہا ہزار سے زیادہ تصانیف والا مسئلہ (تھانوی کا) تو جھوٹ ان کی گھٹی میں پڑا ہے اور یہ لوگ اس مقولے پر سختی سے کار بند ہیں کہ ''جھوٹ اتنی کثرت سے بولو کہ سچ کا گمان ہونے لگے'' اوّل تو یہ متضاد دعوے کر رہے ہیں۔ ابتداء تو ہزار کتب کا دعویٰ تھا اور اب اکابر علماء دیو بند میں ڈیڑھ ہزار سے زائد کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ یہاں مجھے ایک لطیفہ یاد آرہا ہے کہ چند دوست ہر روز اکٹھے بیٹھ کر زبانی زبانی حلوہ پکاتے کوئی کہتا پاؤ پاؤ جنس ہو کوئی کہتا آدھا آدھا کلو۔ آخر ایک خاموش طبع دوست نے ایک دن تنگ آکر کہا کہ نہیں من من جنس ہونی چاہئے۔ جب زبانی زبانی ہی پکانا ہے تو تھوڑا کیوں پکاتے ہو۔ تھانوی کے چیلوں نے بھی سوچا کہ جب زبانی کلامی ہی دعویٰ کرنا ہے تو بلند و بانگ دعویٰ کیوں نہ کیا جائے۔

بہر حال اگر چہ تھانویت اور نجدیّت پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے مگر یہاں صرف تھانوی صاحب کی ان عبارات کو سامنے لانا مقصود ہے جو انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب سے چوری کر کے اپنی کتاب میں نقل کی ہے۔

۱۸۹۶ء میں ایک ہندو سوامی شوگنا چندر نے ''جلسہ اعظم مذاہب'' کے نام سے لاہور ٹاؤن ہال میں ایک کانفرنس کا اہتمام کیا جس میں تمام مذاہب کے رہنماؤں کو دعوت دی گئی۔ ہر ایک کو پانچ پانچ سوالات دیئے گئے جن کا جواب انہیں اپنے مذاہب کی تعلیمات کی روشنی میں دینے کو کہا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی ان پانچ سوالات کے جوابات پر مشتمل ایک مضمون لکھا، جس کو مرزا صاحب کے ایک معتقد مولوی عبدالکریم سیالکوٹی نے جلسہ میں پڑھ کر سنایا۔ جس کو بعد میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی' کے نام سے کتابی شکل میں ربوہ سے شائع کیا گیا جو کہ اس وقت میرے سامنے ہے اس کے شروع میں سچائی کے طالبوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری کے عنوان سے جو دعوے کئے گئے ہیں مرزا صاحب کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔

''یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے.... جو شخص اس مضمون کو اوّل سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب میں سنے گا میں یقین کرتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا اور ایک نیا نور اس میں چمک اُٹھے گا اور خدا کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اس کے ہاتھ آجائے گی یہ میری تقریر انسانی فضولیوں سے پاک اور لاف و گزاف کے داغ سے منزہ ہے..... مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرط کہ حاضر ہوں اور اس کو اوّل سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی.... خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو۔ میں نے عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطع نکلا جو ارد گرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی ہوئی تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا اللہ اکبر خَرِبَتْ خَیْبَر۔ اس کی یہ تعبیر ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول وحلول انوار ہے اور وہ نور قرآنی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام خراب مذہب ہیں.... سو مجھے جتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے پھر اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے یہ الہام ہوا: اِنَّ اللّٰہَ مَعَکَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْمُ اَیْنَمَا قُمْتَ۔ یعنی خدا تیرے ساتھ ہے اور خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو۔ یہ حمایت الٰہی کے لئے ایک استعارہ ہے۔''

قارئین کرام! بریلوی عالم نے اس جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا صرف ایک اقتباس پیش کر کے یہ بتانا چاہتا ہے کہ یہ کتاب اس جماعت کی کس قدر اہمیت کی حامل ہے جس سے کہ تھانوی نے سرقہ کیا ہے، اس حد تک تو بات صحیح

ہے مگر بریلوی عالم نے بھی "اسلامی اصول کی فلاسفی" سے عبارت کو پورا نقل نہیں کیا۔ مکمل عبارت کے الفاظ جو عشقِ رسولؐ اور عشق قرآن سے لبریز ہے وہ اس طرح سے ہیں۔

"جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال میں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ اس میں اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارہ میں پڑھا جائے گا یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے۔ اس میں قرآن شریف کے وہ حقائق اور معارف درج ہیں جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور ربّ العالمین کی کتاب ہے اور جو شخص اس مضمون کو اوّل سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب میں سنے گا میں یقین کرتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اُس میں پیدا ہوگا اور ایک نیا نور اُس میں چمک اُٹھے گا اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اس کے ہاتھ آجائے گی یہ میری تقریر انسانی فضولیوں سے پاک اور لاف و گزاف کے داغ سے منزّہ ہے۔ مجھے اس وقت محض بنی آدم کی ہمدردی نے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے مجبور کیا کہ تا وہ قرآن شریف کے حسن و جمال کا مشاہدہ کریں اور دیکھیں کہ ہمارے مخالفوں کا کس قدر ظلم ہے کہ وہ تاریکی سے محبت کرتے اور نور سے نفرت رکھتے ہیں۔ مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اوّل سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی اور ہر گز قادر نہیں ہوں گی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں خواہ وہ عیسائی ہوں خواہ آریہ خواہ سناتن دھرم والے یا کوئی اور کیوں کہ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو میں نے عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطع نکلا جو اردگرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی ہوئی تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا اللہ اکبر خَربَتْ خَیْبَر اس کی یہ تعبیر ہے کہ اس محل سے میرا دل مُراد ہے جو جائے نزول و حلول انوار ہے اور وہ نور قرآنی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام خراب مذاہب ہیں جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی۔ یا خدا کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے۔ سو مجھے جتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی۔ جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے۔ پھر اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے یہ الہام ہوا اِنَّ اللّٰہَ مَعَکَ اِنَّ اللّٰہ یقُومُ اَیْنَمَا قُمْتَ یعنی خدا تیرے ساتھ ہے اور خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو۔ یہ حمایت الٰہی کے لئے ایک استعارہ ہے۔"

اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۵ تا صفحہ ۶ میں اس اقتباس کو نقل کرنے کے بعد پھر آگے بریلوی عالم یوں لکھنا شروع کرتا ہے:

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ قادیانی کو اس مضمون پر کس قدر فخر اور اعتماد ہے یقیناً قادیانی اُمّت کے بھی یہی تاثرات ہوں گے۔ اس مضمون کے تقریباً ۲۰ سال بعد ۱۳۳۵ھ میں تھانوی صاحب نے "المصالح العقلیۃ للاحکام النقلیّۃ" کے نام سے ایک کتاب لکھی... اس کتاب کو پہلی بار ۱۳۶۸ھ میں ادارۂ اشرف العلوم دیو بند سے شائع کیا گیا بعد میں اس کو "احکام اسلام عقل کی نظر میں" کے نام سے محمد رضی عثمانی نے اپنے دیباچہ کے ساتھ دارالاشاعت کراچی سے ۱۹۷۷ء میں شائع کیا۔ میرے پیش نظر اس وقت یہی ایڈیشن ہے۔

تھانوی صاحب نے قادیانی کی مذکورہ بالا کتاب سے پیراگراف اور صفحے درصفحے اپنی کتاب میں نقل کر ڈالے لیکن کتاب و مصنف کا حوالہ تک نہ دیا شاید تھانوی صاحب کو یہ خطرہ تھا کہ اگر حوالہ دیا تو کہیں پیروکار اور مرید بھاگ نہ جائیں حالانکہ ان کے پیروکار لکیر کے فقیر ہیں جنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں تھانوی کی گستاخانہ عبارتیں نہ صرف قبول کرلیں بلکہ ان کا پوری قوت سے دفاع کرنے کی کوشش ناکام کی اور کررہے ہیں وہ اس واردات میں بھی تھانوی صاحب کا پورا پورا ساتھ دیتے۔"

"اگر تھانوی صاحب کے اس طرز عمل پر غور کیا جائے تو تھانوی صاحب قادیان کے مذکورہ بالا دعووں کے یہ الہامی مضمون ہے اور سب پر غالب آئے گا وغیرہ کی اپنے عمل سے تصدیق کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ تھانوی صاحب کا اصل مقصد قادیانی کی تعبیر و تشریح کو چوری کرنا تھا الفاظ کی چوری تو شاید اس لئے کی گئی ہے کہ ان بہتر الفاظ کا انتخاب ممکن نہ تھا تو گویا تھانوی صاحب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور امت مسلمہ کے تمام فقہاو صلحا اور مفکرین و محدّثین کی پیش کردہ تعبیر و تشریح کرنا معتبر اور ناقص سمجھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کے در پر جھکے ہوئے نظر آتے ہیں۔"

مضمون کا سلسلہ جاری ہے آگے پھر بریلوی پہلوان کسی طرح سے مزہ لے لے کر دیو بندی تھانوی کا بغلی سرخیوں کے ساتھ محاسبہ کرتا ہے: تھانوی - قادیانی عبارات کا تقابلی جائزہ ملاحظہ فرمائیں:

قرآنی آیات کا انتخاب

مستورات اور مردوں کے لئے اسلامی پردہ کی وجوہ" کے تحت تھانوی صاحب نے جو قرآنی آیات نقل کی ہیں ان کے انتخاب میں مرزا غلام احمد کی پیروی کی ہے۔

تھانوی کا انتخاب: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ وَلَایُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّامَاظَھَرَ مِنْھَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی۔ وَلَایَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ لِیُعْلَمَ مَایُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِھِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَسَآءَ سَبِیْلًا ٥ وَلْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِکَاحًا۔ وَرَھْبَانِیَّۃَ نِابْتَدَعُوْھَا مَاکَتَبْنٰھَا عَلَیْھِمْ اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی۔ فَمَارَعَوْھَا حَقَّ رِعَایَتِھَا۔

(بحوالہ احکام اسلام عقل کی نظر میں صفحہ ۱۶۶)

حضرت مسیح موعودؑ کا انتخاب: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ (النور :۳۱) وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ وَلَایُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّامَاظَھَرَ مِنْھَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ (النور:۳۲) وَلَایَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ لِیُعْلَمَ مَایُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِھِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ (النور: ۳۲) وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَسَآءَ سَبِیْلًا ٥ (بنی اسرائیل: ۳۳) وَلْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِکَاحًا (النور :۳۴) وَرَھْبَانِیَّۃَ نِابْتَدَعُوْھَا مَاکَتَبْنٰھَا عَلَیْھِمْ (الحدید ۲۸) فَمَارَعَوْھَا حَقَّ رِعَایَتِھَا۔ (الحدید:۲۸)

مندرجہ بالا دونوں کالموں کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو مندرجہ ذیل اُمور سامنے آتے ہیں: (ا) تھانوی صاحب نے وہی آیات نقل کی ہیں جو مرزا غلام احمد نے منتخب کی ہیں حالانکہ ان کے علاوہ بھی پردے کے متعلق آیات موجود ہیں۔ (ب) مرزا غلام احمد نے جو آیات نامکمل نقل کی ہیں تھانوی صاحب نے وہ نامکمل ہی درج کی ہیں حالانکہ سورۃ نور کی آیت نمبر ۳۱ کا بقیہ حصہ بھی پردے سے ہی متعلق ہے۔ البتہ سورۃ نور آیت نمبر ۳۰ کا آخری حصہ ان اللہ خبیر بما یصنعون جس کو مرزا غلام احمد نے نقل نہیں کیا تھا تھانوی صاحب نے نقل کر کے آیت تو مکمل کردی لیکن حیران کُن بات یہ ہے کہ اس حصہ کا ترجمہ کہیں بھی درج نہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ "نقل را ہم عقل باید" نقل عقل سے ہوتی ہے۔ اور عقل تھانوی صاحب میں کہاں۔ انہوں نے تو خود اقرار کیا ہے کہ "رہا جاہل ہونا اس کا البتہ میں اقرار کرتا ہوں بلکہ اجہل ہوں"

(ج) بظاہر دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ آیات قرآن کریم کے اندر بھی اسی ترتیب سے ایک جگہ ہیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ قل للمومنین سے تفلحون تک۔ تو سورۃ نور کی آیات نمبر ۳۰ اور ۳۱ کے الفاظ ہیں اس کے بعد ولا تقربو سے سبیلا تک بنی اسرائیل کی آیات نمبر ۳۲ اور اس کے بعد پھر ولیستعفف الذین لا یجدون نکاحا کے الفاظ۔ سورۃ نور کی آیت نمبر ۲۳ کے درمیان سے لئے گئے ہیں اور آخر میں سورۃ الحدید کی آیت نمبر ۲۷ کے الفاظ ہیں یعنی تین سورتوں کی مختلف آیات کو اس طرح ایک تسلسل کے ساتھ نقل کیا گیا ہے کہ عام قاری کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ آیات کو ایک جگہ سے لی گئی ہیں یا مختلف سورتوں سے۔ قادیانی کی کتاب کے حاشیہ میں تو اس چیز کی نشاندہی کی گئی ہے لیکن تھانوی صاحب نے یہ زحمت گوارا نہ کی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سورۃ نور کی پہلی دو آیات یعنی تفلحون کے بعد جو آیات نقل کی گئی ہیں ان کا براہ راست پردہ سے کوئی تعلق نہیں ہے جب کہ قرآن کریم کی چند دوسری آیات جن کا پردہ سے بلاواسطہ تعلق ہے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ تھانوی صاحب تو ہی آنکھیں بند کر کے قادیانی کی تقلید کرتے چلے گئے۔

ترجمہ و تفسیر کی چوری: مرزا غلام احمد نے مذکورہ بالا آیات کا جو ترجمہ اور تشریح کی ہے تھانوی صاحب نے چند الفاظ تبدیل کر کے من و عن اسی کی نقل کی ہے۔ ملاحظہ ہو:

تھانوی کی عبارت: ترجمہ: یعنی ایماندار مردوں کو کہہ دے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں یعنی ایسی عورتوں کو کھلے طور پر نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہوسکتی ہوں اور ایسے موقع پر نگاہ پست رکھیں اور اپنی ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانے کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں ان کے حسن کے قصے نہ سنے جیسا دوسری نصوص میں ہے یہ طریق نظر اور دل کے پاک رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں (نیز ان کی شہوات آوازیں نہ سنیں جیسا دوسری نصوص میں ہے) اپنے ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں، اور اپنے زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے۔ یعنی گریبان دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر (ناچنے والیوں کی طرح نہ ماریں) یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے اور دوسرا طریق بچنے کے لئے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو (اور اس سے دُعا کرو تا کہ ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے) زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور ہوں جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہوسکتا ہے اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ زنا کرنا نہایت درجہ کی بے حیائی ہے۔ زنا کی راہ بہت بری ہے۔ یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری اخروی منزل کے لئے

سخت خطرناک ہے اور جس کو نکاح میسّر نہ آوے چاہئے کہ وہ اپنے تئیں دوسرے طریقوں سے بچاوے مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے اور ان لوگوں نے یہ طریق بھی نکالے ہیں کہ وہ ہمیشہ عمداً نکاح وغیرہ سے دست بردار رہے۔ یا خوجے (مخنث) بن گئے یا اور کسی طریق سے انہوں نے رہبانیت اختیار کی مگر ہم نے ان پر یہ حکم فرض نہیں کیا اور پھر وہ ان بدعتوں کو بھی پورے طور پر نباہ نہ سکے۔ خدا تعالیٰ کے قول کے عموم میں یہ مضمون کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ اگر خدا کا حکم ہوتا اور سب لوگ اس پر عمل کرتے ہوتے تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دنیا کا خاتمہ ہو چکتا اور نیز اگر اس طرح پر عفت حاصل کرنا ہو کہ عضو مردی کو کاٹ دیا جاوے۔ یہ درپردہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا اور نیز ثواب کا تمام مدار تو اس بات پر ہے کہ قوت موجود ہو اور پھر انسان خدائے تعالیٰ کا خوف کر کے ممانعت کی جگہ اس قوت کے جذبات کا مقابلہ کر کے اور اجازت کی جگہ اس کے منافع سے فائدہ اٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے اور جس میں بچہ کی وہ قوت ہی نہیں رہی اس کو ثواب کیا ملے گا کیا بچہ کو عفت کا ثواب مل سکتا ہے۔

(احکام اسلام عقل کی نظر میں صفحہ ۱۶۶ سے ۱۶۸)

حضرت مسیح موعودؑ کی عبارت: یعنی ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور پر نہ دیکھیں وجوشہوت کا محل ہو سکتی ہوں اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ ایسا ہی کانوں کو نہ محرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں ان کے حسن کے قصے نہ سنیں۔ یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نہ محرم مردوں کے دیکھنے سے بچاویں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچاویں یعنی ان کی پرشہوات آوازیں نہ سنیں اور اپنی ستر کی جگہوں کو پردہ میں رکھیں اور اپنے زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں۔ اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں۔ اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔

اور دوسرا طریق بچنے کے لئے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اس سے دُعا کریں تا ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے۔ زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو۔ اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اِس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ زنا کی راہ بہت بُری راہ ہے یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کے لئے خطرناک ہے اور جس کو نکاح میسّر نہ آوے چاہئے کہ وہ اپنی عفّت کو دوسرے طریقوں سے بچاوے مثلاً روزے رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے اور لوگوں نے یہ بھی طریق نکالے ہیں کہ وہ ہمیشہ عمداً نکاح سے دست بردار رہیں یا خوجے بنیں اور کسی طریق سے رہبانیت اختیار کریں۔ مگر ہم نے انسان پر یہ حکم فرض نہیں کئے۔ اس لئے وہ ان بدعتوں کو پورے طور پر نباہ نہ سکے۔ خدا کا یہ فرمانا کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ اگر خدا کا حکم ہوتا تو سب لوگ اس حکم پر عمل کرنے کے مجاز بنتے تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دنیا کا خاتمہ ہو جاتا اور نیز اگر اس طرح پر عفت حاصل کرنی ہو کہ عضو مردی کو کاٹ دیں تو یہ درپردہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا۔ اور نیز جب کہ ثواب کا تمام مدار اس بات پر ہے کہ ایک قوت موجود ہو اور پھر انسان خدا تعالیٰ کا خوف کر کے اسی قوت کے خراب جذبات کا مقابلہ کرتا رہے اور اس کے منافع سے فائدہ اُٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے۔ پس ظاہر ہے کہ ایسے عضو کے ضائع کر دینے میں دونوں ثوابوں سے محروم رہا۔

ثواب تو جذبہ مخالفانہ کے وجود اور پھر اس کے مقابلہ سے ملتا ہے۔ مگر جس میں بچہ کی طرح وہ قوت ہی نہیں رہی اس کو کیا ثواب ملے گا۔ کیا بچہ کو اپنی عفت کا ثواب مل سکتا ہے؟ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۴۵ تا صفحہ ۴۷)

دونوں عبارتوں کا موازنہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مرزا صاحب نے قرآنی آیات کا ترجمہ مسلسل نہیں کیا بلکہ آیت کے ایک حصہ کا ترجمہ کرنے کے بعد ساتھ ہی اس کی تشریح بھی کی ہے۔ تھانوی صاحب نے بھی اسی روش کو اپنایا اور مرزا صاحب کے ترجمہ وتشریح کو لفظ بلفظ نقل کر دیا سوائے اس کے کہ اپنے کو اپنی، بیگانہ کو بگانے کرو کو کریں اور ہیں کو تھے وغیرہ میں تبدیل کر دیا؟ بکہ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ یہ تو ایک معمولی پڑھا لکھا انسان بھی کر سکتا ہے۔ ایسی تبدیلی تو محض عبارت بے توجہی سے نقل کرتے ہوئے بھی ہو جاتی ہے اور یہ تبدیلی ایسی ہی نظر آتی ہے۔"

پاک دامن رہنے کے لئے پانچ علاج

اس عنوان کے تحت مذکورہ بالا آیات کی مرزا صاحب نے مزید تشریح کی ہے جس کو تھانوی صاحب نے بعینہٖ گزشتہ عبارت کے ساتھ ہی نقل کیا ہے.....(جاری)" پہلی قسط۔

(بحوالہ رسالہ ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ اگست ۱۹۹۲ء)

(کاش کہ طویل مضمون کی دیگر اقساط بھی مل جاتیں تو پھر تمام حقیقت حال سے قارئین بخوبی آگاہ ہو جاتے۔

معلومات عامه.........

بحیرۂ مردار

جس میں کوئی چیز نہیں ڈوبتی.........

بحیرہ مردار، بحرالموت، بے جان سمندر اور Dead Sea یہ ایک ہی سمندر کے کئی نام ہیں۔ بحیرہ مردار دراصل مشرق وسطیٰ کی ایک بہت بڑی جھیل ہے جو ایک طرف ۴۷ میل تک اردن کے علاقے کے ساتھ ساتھ چلی گئی ہے۔ اس بحیرہ کو عجیب وغریب اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا اور کوئی چیز ڈوبتی بھی نہیں۔ اس کا پانی اتنا بھاری اور کثیف ہے کہ اس میں وزنی چیزیں نہیں ڈوبتیں۔ لہٰذا یہ تیراکی کے لئے بہترین ہے۔ یہ جھیل نما بحیرہ سطح سمندر سے ۳۹۲ میٹر (۱۲۰۰ فٹ) نیچے ہے۔ جب آدمی اردن کی سرحد پر پہنچ کر اس کی طرف جانا شروع کرے تو ایسی اترائی محسوس ہوتی ہے کہ جہاز زمین کی طرف اتر رہا ہو۔ اس نشیبی جھیل کی پستی کی وجہ سے بعض محققین اس کو ادنی الارض، (پست زمین) کا نام دیتے ہیں۔

یہ دریائے اردن کے آخری سرے پر زمین سے محصور جھیل ہے۔ جس کے پانی کے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ کچھ پانی بخارات بن کر ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ یہ جھیل اردن اور اسرائیل کے درمیان سرحد قائم کرتی ہے۔ اس کے جنوب مغرب کنارے پر اسرائیلی حکومت قابض ہے۔ عرب اسے بحیرہ لوط اور یہودی بحر کھاری یا دریائے شور کہتے ہیں۔

بحیرہ مردار دنیا کا سب سے چھوٹا (لمبائی ۵۰ میل، چوڑائی ۳ سے ۱۱ میل، گہرائی ۱۳۰۰ فٹ) لیکن سب سے زیادہ عجیب سمندر ہے۔ یہ ایک اعتبار سے تو بہت مالدار بھی ہے کیونکہ اس میں سے بہت سی اہم معدنیات خصوصاً پوٹاش اور برومائڈ حاصل ہوتی ہیں۔ لیکن دوسری طرف یہ سمندری جانوروں کے لئے موت کا کنواں ہے۔ کیونکہ اس کے پانی میں موجود نمکیات اور ان کی کثافت کی کسی جاندار کی زندگی کے ساتھ مفاہمت نہیں ہو سکتی۔ دریائے اردن کے شیریں اور فرحت بخش پانی کے ساتھ جو مچھلیاں بہہ کر آتی ہیں وہ اس کے اندر گرتے ہی مر جاتی ہیں۔ یہ ان کے لئے ایسا نمکین حوض ہے جو ان کے جسم کو وصول کرنے کے لئے تھوڑی دیر بعد روح سے آزاد کر کے پانی کی سطح پر اچھال دیتا ہے۔ جہاں ان کی بے جان اور تیرتے جسم خوراک کی تلاش میں پھرتے آوارہ پرندوں کی خوراک بن جاتے ہیں۔ بحیرہ مردار نے ۴۰۵ مربع میل کا علاقہ گھیر رکھا ہے۔ چونکہ اس سے کوئی دریا نہیں نکلتا اس لئے اس کا پانی نہایت کڑوا ہے جس کے باعث اس میں کوئی چیز نہیں ڈوبتی۔ اس کے مشرق اور مغرب میں ڈھلوانی پہاڑ جو ۶ ہزار تک اونچے ہیں کھڑے ہیں۔ قرون وسطیٰ کے سیاحوں کے مطابق بحیرہ مردار کے اوپر سے کوئی پرندہ اڑ کر نہیں جا سکتا کہ اس کے اوپر کی ہوا زہریلی ہے لیکن یہ حقیقت نہیں ہے۔ اس کی آب وہوا صحت منداور خوشگوار ہے۔ اس میں مچھلیاں نہیں ہیں اور سبزہ بھی بہت کم نظر آتا ہے۔ اس سمندر کے پانی میں بے شمار نمکیات ملے ہوئے ہیں۔ اس میں عام کھانے کے نمک کے علاوہ میگنیشیم کلورائیڈ، پوٹاشیم، کیلشیم اور میگنیشیم برومائیڈ کی آمیزش ہے۔ ان نمکیات کی آمیزش کی وجہ سے اس کا پانی ایک محلول بن گیا ہے۔ جو گاڑھا بھی ہے کہ اس میں ڈوبنا ناممکن ہے اس لئے یہ تیراکی سیکھنے کے لئے بہترین جگہ ہے۔

یہ بات بڑی حیرت انگیز اور دلچسپ ہے کہ بحیرہ مردار سمندر کے پانی سے ۹ گنا زیادہ نمکین ہے۔ حالانکہ اس میں دریائے اردن اور دیگر چھوٹی نہروں سے روزانہ ۴ ملین ٹن تازہ پانی شامل کیا جاتا ہے لیکن یہ تازہ پانی بحیرہ مردار کے پانی میں شامل ہونے سے پہلے ہی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے اوپر تیز سورج چمکتا رہتا ہے اور یہاں کا درجہ حرارت ۱۲۵ فارن ہائیٹ ہوتا ہے۔ اس جھیل کے ساحل منجمد لاوے، سلفر اور چٹانی نمک سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بحیرہ مردار آتش فشانی علاقے میں ہے۔ درحقیقت ۳۵۰ میل لمبی وہ بڑی خندق جس میں اردن اور بحیرہ مردار واقع ہیں اس عظیم شگافی وادی کا شمال حصہ ہے جو مشرقی افریقہ سے نکل کر یہاں تک پھیلی ہوئی ہے۔ بحیرہ مردار کی طرح شگافی وادی میں واقع جھیلوں میں نمکیات کی کثرت ہے۔

اس سمندر کی اہمیت اس اعتبار سے بڑھ گئی ہے کہ اس میں موجود معدنیات اربوں ڈالر کی قیمت رکھتی ہیں۔ نیز سیاحت کے اعتبار سے بھی کثیر آمدنی کا ذریعہ ہے۔ اس سمندر کے شمال مغربی ساحل کے ساتھ موجود غاروں میں سے عہد قدیم کی بائبل کے کچھ مسودات اور بوسیدہ مخطوطے ایک چرواہے لڑکے کو ملے ہیں۔ جس نے ایک غار میں پتھر پھینکا تو اسے کھیل کھیل میں نادر ترین تاریخی اور مذہبی دستاویزات ہاتھ آگئیں۔ جو ماہرین آثار قدیمہ کے لئے ایک نادر ذخیرہ ہے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۱رمئی ۲۰۰۷ء)

☆☆☆☆☆

ملکی رپورٹیں

ڈسنڈ خانپورہ میں مسجد احمدیہ کی تعمیر

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے احباب جماعت احمدیہ ڈسنڈ خانپورہ نے نئی محلائی مسجد کی تعمیر کا کام شروع کیا ہے۔ مکرم شریف احمد خان صاحب نے اپنے باغ سے مناسب پلاٹ دیا ہے۔ اسی طرح احباب جماعت نے بھرپور تعاون دیا ہے۔ مولا کریم سب کو اجر عظیم سے نوازے اور اس مسجد کو ہر جہت سے بابرکت بنادے۔ احباب جماعت کو اسے آباد رکھنے اور تکمیل تعمیر کی توفیق بخشے آمین۔ (عبدالحمید ٹاک زونل امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد)

تربیتی جلسے

ممبئی :بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ ممبئی کو بصدارت مکرم محمد احمد صاحب صدر جماعت ممبئی بمقام الحق بلڈنگ، مورخہ ۹ ستمبر بعد نماز عصر ایک تربیتی اجلاس بعنوان ''جلسہ استقبال رمضان'' منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم غلام نبی صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ بعدہٗ مکرم میر احمد فاروق صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ نعت پیش کی۔ بعدہٗ خاکسار کو رمضان المبارک کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد مکرم عبدالباسط صاحب نے نظم پیش کی۔ آخر میں صدارتی خطاب ہوا جس میں صدر جلسہ نے رمضان المبارک کے حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔ دعا کے بعد جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ نماز مغرب وعشاء جمع کے بعد حاضرین مجلس کے لئے طعام کا انتظام تھا۔ اس جلسہ میں ۲ نومبائعین اور ۴ زیر تبلیغ احباب کو ملا کر کل ۴۲ احباب نے شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر جہت سے نافع الناس بنائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ممبئی)

کاسرلہ پہاڑ: مورخہ ۱۶ ستمبر بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کاسرلہ پہاڑ میں زیر صدارت مکرم شیخ امام صاحب زعیم انصار اللہ وسیکرٹری تعلیم القرآن ایک تربیتی اجلاس زیر عنوان ''جلسہ وقف عارضی'' منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ایک نظم کے بعد خاکسار نے بزبان تلگو قرآن کریم کی عظمت اور وقف عارضی کے متعلق تقریر کی۔ بعدہٗ واقف عارضی مکرم محمد رحیم الدین صاحب نے اپنے تاثرات بیان فرمائے پھر مکرم حمید بڈھانہ صاحب نے تعلیم القرآن کی اہمیت بیان کی۔ اس جلسہ میں اللہ کے فضل سے مرد وزن کثیر تعداد میں شریک تھے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین (سرکل انچارج نلگونڈہ)

صوبہ بنگال وآسام میں تقاریب آمین

گذشتہ سال ماہ مئی میں دفتر تعلیم القرآن وقف عارضی کے سرکل انچارج صاحبان، مبلغین کرام وزعماء مجلس انصار اللہ بنگال وآسام کے ساتھ میٹنگ کر کے ہر سرکل کو ٹارگیٹ دیئے گئے تھے۔ اس کے بعد بذریعہ خطوط ودورہ جات توجہ دلائی جاتی رہی۔ سرکل انچارج صاحبان کی طرف سے ناظرہ مکمل کرنے والوں کی لسٹیں آنے کے بعد مرکز سے مکرم مولوی سفیر احمد شمیم صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان کو ماہ اگست میں بنگال وآسام کے دورے پر بھجوایا گیا۔ موصوف نے تعلیم لقران وقف عارضی کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ آمین کی تقاریب بھی منعقد کیں۔ جو درج ذیل تفصیل سے سرکلز میں منعقد ہوئیں۔ یہ تقاریب تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئیں۔ بچوں سے قرآن مجید سن کر آخر میں دعائے ختم القران کے ذریعہ اختتام پذیر ہوئیں۔ بعدہٗ بچوں میں انعامات اور شیرینی تقسیم کی گئی۔

سرکل خون ڈالگا: میں ۱۶۰ افراد کی آمین ہوئی۔ مرشد آباد میں ۸۸، بیر بھوم میں ۴۴۔ مالدا میں ۴۰ سلی گوڑی ۱۳، ابھیاپوری، گوہاٹی میں ۱۳۰ افراد کی آمین ہوئی اس طرح ۴۶۵ حاضر افراد کی آمین کروائی گئی اور آئندہ کے لئے ٹارگیٹ دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۴ راگست کو خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم تجمل سہیل احمد صاحب آخون کوریل (کولگام) کا نکاح عزیزہ شاہینہ اختر صاحبہ بنت عبدالستار صاحب لون شورت کشمیر کے ساتھ مبلغ -/۸۰۰۰۰ حق مہر پر بمقام شورت میں پڑھا گیا۔ آپ قارئین بدر سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت ۲۰۰ روپئے) (عبدالغفار آخون کوریل کشمیر)

دُعائے مغفرت

خاکسار کے بہنوئی مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد درویش مورخہ ۲۶ ستمبر کو ربوہ میں بعمر ۸۴ سال وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کچھ عرصہ سے سانس کی تکلیف اور شوگر کے باعث علیل تھے۔ مرحوم نے ایک لمبا عرصہ قادیان میں بطور مدرس مدرسہ احمدیہ اور بطور انسپکٹر بیت المال خدمت انجام دی۔ ۱۹۶۸ء میں مع فیملی ربوہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ اور نو بچے (چھ لڑکے اور تین لڑکیاں) چھوڑے ہیں جو کہ سبھی شادی شدہ اور برسر روزگار ہیں۔ احباب کرام سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے نیز ان کا کفیل وکارساز ہو۔ آمین (مظفر احمد اقبال قادیان)

آپ کے خطوط آپ کی رائے ....

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصولوں سے بے خبر ہیں فتویٰ دینے والے ملاں

کافی عرصے سے روزانہ اخبار میں تسلیمہ نسرین کے قتل کے فتوے کی خبر دیکھنے میں آتی ہے۔ اس طرح کی خبروں سے ہندوستانی قانون کی توہین تو ہوتی ہی ہے ساتھ ہی نفسیاتی طور پر اس کے اثرات ہندوستانی معاشرے پر جو پڑینگے وہ نہایت خطرناک ثابت ہونگے۔ اس طرح کے بیانوں سے سماج میں شدت پسندانہ خیالات پھیلیں گے۔ میں ہندوستانی وزارت عظمیٰ کو بھی اس طرح کے بیانات پر پابندی عائد کرنی چاہئے۔

کچھ لوگوں کی ذہنیت ہی اس طرح کی ہے کہ جب کوئی بات ان کی سمجھ میں نہ آئے یا ان کے خیالات کسی سے میل نہ کھاتے ہوں تو انہیں کافر کہہ کر ان کا قتل کر دینا جائز سمجھتے ہیں۔ اس وقت انہیں ہندوستانی آئین کا کوئی خیال نہیں آتا۔ اگر یہی بات دوسرے مذہب کے لوگ ان کے بارے میں کہیں تو انصاف اور انسانیت کی بات کرتے ہیں۔ یہ دوہرا رویہ ان لوگوں کو انسانیت سے گرا دیتا ہے۔

کیا یہ لوگ جو مذہب کی آڑ میں انسانیت کا خون کر رہے ہیں۔ بتا سکتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایک بھی قتل اس لئے کیا کہ کوئی خدا کو نہیں مانتا یا محمد ﷺ کو رسول نہیں مانتا یا کافر ہے؟ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ایک نام بھی ایسا پیش نہیں کر سکتے تو پھر باز آنا چاہئے۔ شدت پسندی کی اس راہ سے ہمیں تعجب ہے کہ لوگ محمد ﷺ کا کلمہ پڑھنے کے بعد بھی شدت پسندانہ رویہ رکھتے ہیں جبکہ محمد ﷺ نے ہمیشہ امن پسندی پر مبنی تعلیم دی۔ ان کے اسی تعلیم نے ہزاروں لوگوں کی ظلمت کدہ زندگی میں نور عرفان کی شمع کو روشن کیا۔

رہی بات محمد ﷺ کے بارے میں غلط لکھنے کی تو ہوسکتا ہے کہ تسلیمہ نے ان لوگوں کی تاریخ کو پڑھا ہو جو حضور کو ان کی موجودگی میں برا کہتے تھے۔ اس لئے آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کے سامنے صحیح تاریخ پیش کریں۔ ہوسکتا کہ ان کی سمجھ میں جائے اور وہ اپنے عمل میں تبدیلی لے آئیں۔ فتوؤں کا طوفان وہ سوائے سماج میں انتشار برپہ کرنے کے کوئی حل نہیں نکال سکتا۔ (ایم اے فروغ جعفری بریلی)

طلباء کے لئے مفید معلومات..........

COUNCELLING FOR STUDENTS

AICEE- All India Common Entrance Examination

All India Common Entrance Examination (AICEE) is conducted by the Veterinary Council of India, for admissions for first year Bachelor Veterinary Science (BVSc) & Animal Husbandry (AH) Degree course.

The Veterinary Council of India is a statutory body of the Government of India framed under an Act of Parliament i.e. India Veterinary Council Act,1984 (52 of 1984). This is an Act to regulate Veterinary practice and Veterinary Education in India. The Act stands extended to all the States of India except Tamil Nadu and J&K as on date. Only those who possess recognised veterinary qualification and registered can practice in the country.

The duration of BVSc & AH degree course is spread over five complete academic years including a compulsory rotating internship of six months.

Joint Admission Test to M.Sc.(JAM)

JAM (Joint Admission Test to M.Sc.) Is the admission test conducted by IITs or Indian Institute of Technology in Bombay, Delhi, Guwahati, Kanpur, Kharagpur, Madras and Roorkee for admission to their high quality Master of Science and other post B.Sc. Programmes in respective disciplines.

Admissions to various M.Sc. And other post B.Sc. Academic programmes in IITs shall be made on the basis of All India Merit Rank in JAM. Candidates who qualify in any test Paper of JAM shall be eligible for admission to all the academic programmes corresponding to that test Paper offered by the different participating departments of IITs, provided they also satisfy the essential eligibility requirements and minimum educational qualifications for the academic programme/s as specified by the institutes in which the admission is sought.

Source : A Directory of Higher Education 2007
(A Malaya Mancrama Publication)

(Nazarat Taleem Qadian)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16592:: میں محمد عارف ربانی ولد محمد ابراہیم قوم بدال پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-6-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ بفضلہ تعالیٰ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3644 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ بشیر احمد بدر العبد محمد عارف ربانی گواہ قاضی شاہد احمد

وصیت 16593:: میں اے شمس الدین ولد علیار کنجو قوم مسلم پیشہ تجارت عمر 42 سال تاریخ بیعت 2001ء ساکن پلی من کیٹر کیکرہ ڈاکخانہ پلی من ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-4-12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ دس سینٹ زمین خسرہ نمبر 455/28 بمقام کیٹر کیکارہ تحصیل کولم۔ جس کی موجودہ قیمت 100000 روپے ہوگی۔ پانچ سینٹ زمین بمقام تنتاملہ تحصیل کولم خسرہ نمبر 2-3/15۔ جس کی موجودہ قیمت 200000 روپے ہوگی۔ کل جائیداد کی قیمت 300000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ پی عبدالناصر العبد اے شمس الدین گواہ ٹی شفیق احمد

وصیت 16594:: میں قدسیہ فضیلت بنت قریشی محمد فضل اللہ قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-5-27 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم جون 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی محمد فضل اللہ الامۃ قدسیہ فضیلت گواہ عبدالولی

وصیت 16595:: میں عتیقہ یاسمین بنت پرویز احمد طاہر قوم احمدی پیشہ طالب علم پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-5-5 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی: ایک تولہ 780 ملی گرام قیمت اندازاً 11500 روپے۔ زیور چاندی: چار تولہ 5 گرام قیمت اندازاً 3132 روپے۔ کل قیمت اندازاً 14632 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ وحید الدین شمس الامۃ عتیقہ یاسمین گواہ محمد لطیف

وصیت 16596:: میں شبیر احمد گجراتی ولد عزیز احمد گجراتی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-5-6 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3839 روپے ہے۔ زائد آمد از تجارت سالانہ 4000 روپے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 06-5-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ بشیر الدین ننگلی العبد شبیر احمد گواہ بدر الدین مہتاب

وصیت 16597:: میں محمد صادق ولد غلام احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-5-6 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی 20 کنال بمقام کالا بن لوہارکہ میں ہے حالات کی وجہ سے وہاں جانا آنا نہیں ہے۔ اس کی قیمت اندازاً 40000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 06-5-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید اعجاز احمد العبد محمد صادق گواہ محمد انور احمد

وصیت 16598:: میں نادیہ پروین زوجہ فاروق احمد گنائی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ رام نگر ضلع پلوامہ صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-4-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 25000 روپے۔ طلائی زیور: بالیاں 2 عدد 3 گرام۔ انگوٹھی ایک عدد آدھا گرام۔ کل وزن ساڑھے تین گرام۔ قیمت اندازاً 3500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ فاروق احمد گنائی الامۃ نادیہ پروین گواہ مقصود احمد بھٹی

وصیت 16599:: میں فاروق احمد گنائی ولد نذیر احمد گنائی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ رام نگر ضلع پلوامہ صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-4-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین بحیات ہیں۔ بعد شرعی حصہ ملنے کے میں اُس کا حصہ جائیداد انشاء اللہ ادا کردونگا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی العبد فاروق احمد گنائی گواہ سی کے ریاض الدین

وصیت 16600:: میں سید مظفر احمد عامل ولد سید منظور احمد عامل درویش مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-6-7 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ قادیان میں ایک کنال دس مرلے کا ایک پلاٹ ہے جو تقریباً آٹھ سال قبل لیا تھا اور اس پلاٹ پر کیس چل رہا ہے۔ لہٰذا ابھی تک خاکسار کا قبضہ نہیں ہوسکا ہے۔ جب بھی قبضہ ہوگا انشاء اللہ دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع کی جائے گی۔ اسی طرح ایک اور پلاٹ جو چھ کنال بارہ مرلے کا ہے جو میرے نام ہے۔ جس میں میرے بھائی حصہ دار ہیں۔ انشاء اللہ جب بھی بٹوارہ ہوگا دفتر مذکورہ کو اطلاع دیدی جائے گی۔ اور جو بھی اُس وقت اس کی قیمت ہوگی ادا کردی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 200 کویتی دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ سی کے محمد العبد سید مظفر احمد عامل گواہ کمال دین

وصیت 16601:: میں مصدق احمد ولد مکرم حمزہ صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-3-4 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ تاحال جائیداد کی تقسیم عمل میں نہیں آئی۔ جب تقسیم عمل میں آئے گی تو صدر انجمن احمدیہ کو آگاہ کر دیا جائے گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 120 کویتی دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالمجید العبد مصدق احمد گواہ عبدالصمد

وصیت 16602:: میں سی کے محمد ولد سی کے پی مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 42 سال ساکن وانیم بلم

ڈاکخانہ وانیم بلم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ. بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-5-5 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ رہائشی مکان مع ساڑھے 15 سینٹ زمین۔ موجودہ قیمت تقریباً ساڑھے چار لاکھ روپئے۔ بنک اکاؤنٹ میں مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپئے۔ ایک عدد ٹیلی فون بوتھ جس کی قیمت تقریباً 20000 روپئے ہے۔ والد کے ترکہ میں ملنے والی آٹھ سینٹ زمین اپنی بہن آمنہ صاحبہ زوجہ مکرم ابوبکر عرف ابوٹی آف کوچین کو عطیہ دینے کا وعدہ کر چکا ہے جس کی قانونی کارروائی ابھی ممکن نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 130 کویتی دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اکرم انجم   العبد سی کے محمد   گواہ سلیم پی ایم

وصیت 16603:: میں عبدالسلیم کے کے ولد مکرم محمد کے کے قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 33 سال تاریخ بیعت 2000ء **ساکن بھارت** بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-4-14 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مکان مالیتی چار لاکھ روپئے۔ زمین پندرہ سینٹ مالیتی 120000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 100 کویتی دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس **کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری** یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد حسن سلیمان   العبد عبدالسلیم کے کے   گواہ زاہد احمد سی ایچ

وصیت 16604:: میں معروف سی ایچ ولد وی پی محمود قوم احمدی پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 78-5-11 پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-5-3 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 200 دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ زاہد احمد سی ایچ   العبد معروف سی ایچ   گواہ سی کے محمد

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ارشاد نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Omaments
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

"اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۲۵ ستمبر ۲۰۰۷ء قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم سعادت احمد صاحب آف سربٹن یو کے ابن مکرم سردار بشارت احمد صاحب مرحوم مورخہ ۲۹ ستمبر کو ۶۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب کے چچازاد بھائی تھے۔ آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں تعلیم حاصل کی۔ الیکٹرانک انجینئر تھے۔ تنزانیہ سے ہجرت کر کے یو کے میں آباد ہوئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: (۱) مکرم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب مورخہ ۲۲ ستمبر کو ۵۵ سال کی عمر کراچی میں شہید کر دیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۲۰ ستمبر کی رات اپنے کلینک سے گاڑی پر ایک جماعتی میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے جا رہے تھے کہ راستہ میں انہیں اغوا کر لیا گیا۔ تلاش کے باوجود ان کا سراغ نہ مل سکا اور دو دن بعد ان کی لاش ملی۔ مرحوم نے افریقہ میں جماعتی ہسپتال میں بطور ڈینٹل سرجن خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹی مکرمہ ڈاکٹر زاہدہ صاحبہ اس وقت طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

(۲) مکرم محمد عمر سندھی صاحب مربی سلسلہ مورخہ ۲۰ جون کو ۸۰ سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ طالب علمی کے زمانہ میں خود بیعت کی۔ حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے وقف زندگی کی تحریک ہوئی تو اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر دیا۔ بی اے آنرز کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۵۶ء میں جامعہ احمدیہ سے تعلیم مکمل کی اور پاکستان کی مختلف جماعتوں میں بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو "احمدیت کا پیغام" کا سندھی زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ مرحوم مخلص اور نیک انسان تھے۔ آپ ہمدرد، شفیق اور بہت پیار کرنے والے وجود تھے۔ مرحوم کے پسماندگان میں ان کی بیوہ ہیں۔ اولاد کوئی نہیں تھی۔

(۳) مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب مورخہ ۲۲ ستمبر کو ۸۲ سال کی عمر میں کراچی میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم چوہدری محمد بخش صاحب محلہ دارالفضل قادیان کے بیٹے اور حضرت چوہدری عطا محمد صاحب صحابیؓ کے داماد تھے۔ موصی تھے۔ پہلے صدر حلقہ دستگیر اور پھر لمبے عرصہ تک نائب امیر ضلع کراچی کے طور پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ کے بڑے بھائی تھے۔

(۴) مکرمہ امۃ الرشید ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحلیم ظفر صاحب آف دارالرحمت شرقی ربوہ مورخہ ۱۷ ستمبر کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چند ماہ قبل کینسر کی تشخیص ہوئی تو آپ نے نہایت صبر اور بہادری سے بیماری کا مقابلہ کیا مگر آخر تقدیر الٰہی غالب آئی اور آپ اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ آپ مکرم محمود احمد سعید صاحب حیدرآبادی واقف زندگی کی بیٹی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔

(۵) مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحکیم صاحب آف جرمنی مورخہ ۱۹ جون کو ۶۷ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ نماز، روزہ کی پابند۔ دعا گو، تہجد گزار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ آپ کو رمضان میں اعتکاف کی توفیق بھی ملتی رہی۔ آپ حضرت حافظ محمد صاحب صحابیؓ کی پوتی اور حضرت میاں محمد صاحبؓ کی نواسی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(۶) مکرم شیخ محمد شریف صاحب مورخہ ۱۳ اگست کو ۸۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اوکاڑہ میں سیکرٹری ضیافت رہے۔ خدمت خلق کے کاموں میں بڑے شوق سے حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ مکرم شیخ ابرار احمد صاحب آف لندن کے والد تھے۔ موصی تھے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

(۷) عزیزم فواد احمد چوہدری ابن مکرم اشرف علی چوہدری صاحب مورخہ ۲۵ اگست کو ۱۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک ڈوبتے ہوئے دوست کو بچاتے ہوئے خود بھی ڈوب گئے اور شہید ہوگئے۔ مرحوم نیک خصلت اور خوش مزاج نوجوان تھے۔ آپ مکرم چوہدری فرزند علی صاحب مرحوم کے پوتے اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب آف مراد کلاتھ ہاؤس فیصل آباد کے نواسے تھے۔

(۸) مکرم سراج الحق صاحب ابن مکرم چوہدری رکن الدین صاحب نائب امیر کراچی مورخہ ۱۰ جون کو ۵۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جماعتی کاموں میں شوق سے حصہ لیتے اور اپنے والد کے ساتھ مل کر مالی قربانی کرنے کی توفیق پاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حالات حاضرہ

امریکہ نے ایران پر حملے کے لئے 2000 مقامات کی فہرست تیار کی ہے

امریکہ نے ایران پر حملے کی تیاری شروع کردی ہے اور پینٹاگن کے منصوبہ سازوں نے ایران میں بمباری کیلئے 2000 مقامات کی فہرست تیار کرلی ہے۔ ایک برطانوی اخبار نے پینٹاگن اور سی آئی اے حکام کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ وہائٹ ہاؤس نے ایران پر حملے کی تیاری شروع کردی ہے۔

فرانس کے وزیر خارجہ برنارڈ کوچنر نے کہا ہے کہ ایران کے ایٹمی پروگرام کے سلسلہ میں جاری تعطل کو دیکھتے ہوئے ان کے ملک کو ممکنہ جنگ کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ایران پر دباؤ ڈالنے کی غرض سے مسٹر کوچنر نے کہا کہ ایران کو ایٹمی بم حاصل کرنے کی صلاحیت سے روکنے کے لئے دنیا کی اہم طاقتوں کو اس معاملے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایران پر سخت پابندیاں عائد کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا فرانس نے اپنی کمپنیوں کو ایران کے ساتھ تجارتی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے منع کردیا ہے۔ کوچنر نے کہا کہ ہمیں بدترین حالات کے لئے تیار رہنا چاہئے اور بدترین حالت جنگ ہوتی ہے۔

عالمی ایٹمی توانائی ایجنسی کے سربراہ محمد البرادی نے کہا ہے کہ ایران پر حملہ آخری آپشن ہونا چاہئے اور اس کیلئے بھی سلامتی کونسل سے منظوری لینا ضروری ہے۔

ایران نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجیوں کی نقل وحرکت کی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے نگرانی کی جارہی ہے اور کسی بھی حملہ کی صورت میں وہ ہمارے میزائلوں کے نشانہ پر ہونگے۔ اگر امریکہ ہماری فضائی حدود میں داخل ہوا تو اسے سخت ردعمل کا سامنا ہوگا۔ امریکہ ہمارے میزائل سسٹم کی صلاحیتوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور افغانستان میں اس کے دولاکھ فوجی ہمارے نشانہ پر ہیں۔☆

بش کے ہاتھ انسانی خون سے رنگے ہیں اس لئے ان کے منہ سے حقوق انسانی کی باتیں اچھی نہیں لگتیں

— رابرٹ موگابے —

زمبابوے کے صدر رابرٹ موگابے نے صدر بش پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ان کے ہاتھ انسانی خون سے رنگے ہیں اس لئے ان کے منہ سے حقوق انسانی کی باتیں اچھی نہیں لگتیں۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب میں انہوں نے کہا کہ امریکی صدر کے ہاتھ دنیا کی متعدد قوموں کے خون میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ عراق اور افغانستان مین قتل عام کرنے والے صدر بش انسانی حقوق کے چیمپئن بن رہے ہیں۔ رابرٹ موگابے نے کہا کہ صدر بش نے عراق کی ابوغریب جیل اور کیوبا کے گوانتانوموبے میں معصوم انسانوں کو قید کر رکھا ہے جن پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ زمبابوے کے صدر نے ان قید خانوں کو جرمنی کے کنسنٹریشن سے تعبیر کیا جہاں بین الاقوامی قوانین لاگو نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بش اور ان کے اہم اتحادی سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے عراق جنگ میں اقوام متحدہ کو نظر انداز کیا اور اب یہی لوگ عراق میں اقوام متحدہ کا کردار بڑھانے کی باتیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ امریکہ اور برطانیہ زمبابوے کو غیر مستحکم کررہے ہیں۔☆

ایک سے زیادہ بچہ پیدا کرنے پر جرمانہ ہوگا۔ چینی سرکار نے نیا حکم جاری کیا

چین کی سرکار متنازعہ فیملی پلاننگ سکیم کی خلاف ورزی کرنے والے خوشحال جوڑوں پر ٹیکس لگانے کی سکیم بنارہی ہے۔ خبروں میں کہا گیا ہے کہ اس ٹیکس کو خوش حال جوڑے اپنی حیثیت کے مطابق جمع کروا سکتے ہیں۔ قومی مردم شماری اور فیملی پلاننگ کمیشن نے ملک کے خوشحال اور امیر لوگوں کی طرف سے اصولوں کو توڑتے ہوئے زیادہ بچے پیدا کرنے کے معاملات سامنے آنے کے بعد اب یہ قدم اٹھایا ہے۔ پہلے زیادہ بچے پیدا کرنے پر جرمانہ کافی کم ہونے کی وجہ سے امیر دھڑا دھڑ بچے پیدا کرتے جاتے تھے۔ لیکن اب سرکار نے اس پر روک تھام لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ کمیشن نے کہا ہے کہ برسر اقتدار کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں اور سرکاری افسروں کو گورنمنٹ کے قوانین پر عمل کرنا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہورہا ہے اس لئے جرمانہ بڑھائے جانے پر غور کیا جارہا ہے۔ شہری علاقوں میں رہنے والے ایسے لوگ جنہوں نے اصول توڑتے ہوئے ایک سے زیادہ بچے پیدا کئے ہیں ان کے بینک کریڈٹ کارڈ میں کالا نشان لگادیا جائے گا اور انہیں جرمانہ بھرنا پڑے گا۔☆

3 سال میں 31500 کروڑ روپے کا اناج چ[illegible]یہ اناج غریب ترین لوگوں میں تقسیم ہونا تھا

گزشتہ 3 سال کے دوران غریب ترین لوگوں کے لئے مخصوص 31585.98 کروڑ روپے کی گندم اور چاول پی ڈی ایس سے چوری کرلئے گئے۔ صرف گزشتہ سال کے دوران ہی 11336.98 کروڑ روپے کا اناج جو سرکار نے رعایتی قیمت پر غریبوں کے لئے فراہم کیا تھا غیر قانونی طور پر مارکیٹ میں پہنچ گیا۔ ہر سال بھارت کے غریب عوام کے حصہ کی 53.3 فیصد گندم اور 39 فیصد چاول ہڑپ کرلئے جاتے ہیں۔ 11 صوبوں اور ٹیریٹریز کے علاوہ پی ڈی ایس اناج میں بڑا تنوع ہے۔ یہ 11 صوبے اور مرکزی علاقے صرف اس لئے بچے ہوئے ہیں کہ وہ اس گندے بزنس سے کافی دور ہیں۔☆

چھوٹے بچوں کو ہاتھوں میں اچھالنے اور جھولا دینے سے ان کے دماغ پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں (طبی تحقیق)

جدید طبی تحقیق کے مطابق چھوٹے بچوں کو ہاتھوں میں لیکر زبردستی اوپر اچھالنے اور جھولا دینے سے ان کے دماغ پر برے اثرات مرتب ہونے کے ساتھ ساتھ دماغ کا ایک حصہ ضائع ہوسکتا ہے۔ یہ تحقیق ''یونیورسٹی کالج آف ہیلتھ کیئر'' اور ''یونیورسٹی آف گرینڈا'' کے مشترکہ تعاون سے سامنے آئی ہے۔ تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ چھوٹے بچے اچانک اوپر اچھالنے سے بہت زیادہ خوفزدہ ہوکر رونا شروع کردیتے ہیں جس سے ان کے پھیپھڑوں پر شدید دباؤ پڑتا ہے اور دماغ کی طرف خون کی سپلائی کم ہونے سے دماغ کے سیل مرنا شروع ہوجاتے ہیں۔ طبی ماہرین نے کہا کہ بچوں سے کھیلتے یا اوپر اچھالتے ہوئے اگر وہ رونا شروع کردیں تو یہ ایک واضح علامت ہوتی ہے۔ ایسے مواقع پر بعض اچانک رونا بند کردیتے ہیں اور قومے کی حالت میں چلے جاتے ہیں جو ایک نہایت خطرناک علامت ہے اس طرح کی علامت میں دماغ بری طرح متاثر ہوجاتا ہے اور دماغ کے ہزاروں سیل فوراً مردہ ہوجاتے ہیں۔ تحقیق کے سربراہ پروفیسر ریوزروڈریج نے کہا کہ بچوں کے دماغ کو ہونے والے نقصانات کے متعلق اس بارے میں بہت کم توجہ دی گئی تھی۔ نہ جانے دنیا میں کتنے بچے اس حرکت کی وجہ سے اب تک مکمل طور پر ذہنی صدمے سے دوچار ہوکر معذوری کی زندگی گزار رہے ہیں۔ پروفیسر نے والدین کو خصوصی طور پر ہدایت کی ہے کہ وہ بچوں کو زبردستی اچھالنے اور جھولا دینے سے مکمل طور پر گریز کریں اور دوسروں کو بھی ایسا نہ کرنے دیں۔☆

بقیہ اداریہ ، از صفحہ نمبر: 2

والا اور مددگار پایا ہے۔'' (اَلْہُدٰی: صفحہ:36)

باقی جہاں تک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہونے والی وحی کا تعلق ہے تو آپ نے کبھی بھی اپنی وحی کو قرآن مجید کے بالمقابل کھڑا نہیں کیا اور نہ اس سے افضل جانا ہے بلکہ جیسا کہ اوپر کے حوالہ سے ظاہر ہے آپ نے قرآنی وحی کو اپنے کلام کا نُور قرار دیا ہے۔ ہاں جو وحی آپ پر نازل ہوئی تھی آپ نے اس کے متعلق یہ ارشاد ضرور فرمایا ہے کہ آپ کو اس کے وحی ہونے پر ویسا ہی یقین کامل ہے جس طرح قرآن مجید کے متعلق آپ کو یقین کامل ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:-

''ہم کو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے اس قدر یقین اور علی وجہ البصیرت یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دے دو بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر مَیں اس بات کا انکار کروں یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معًا کافر ہو جاؤں۔''

(الحکم جلد 4، صفحہ: 44، 10 دسمبر 1900ء صفحہ:6)

پھر فرمایا:-

''مَیں تو اپنی وحی پر ویسے ہی ایمان لاتا ہوں جیسے کہ قرآن شریف اور توریت کے کلام الٰہی ہونے پر۔''

(البدر جلد 3، نمبر 23-22، مورخہ 8/16 جون 1904ء، بحوالہ تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم، صفحہ:94-293)

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ آپؑ کو اپنی وحی کی صداقت پر ویسا ہی یقین کامل ہے جس طرح قرآن مجید کی وحی پر تو اس میں اعتراض کی بات کیا ہے؟۔ اس سے تو ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپؑ نے اپنی وحی کو قرآن مجید سے افضل قرار دیا ہے۔ آپؑ پر چونکہ وحی نازل ہوئی ہے اور آپ یقین کامل سے جانتے ہیں کہ وہ وحی آپ پر خدائے قدوس کی طرف سے اُتری ہے تو اس کی صداقت کے متعلق عوام الناس کو آپ یہ قسم کھا کر بتائیں کہ آپ اپنے پر نازل ہونے والی وحی کو ویسا ہی سچا جانتے ہیں جس طرح قرآن مجید کو سچا جانتے ہیں۔ تو یہ ایک ایسی عام بات ہے کہ ہر ایک عقلمند کو صاف طور پر سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن وہ لوگ جن میں نُورِ بصیرت نہیں اور نورِ بصیرت کی کمی نے جن کی عقلوں کو اندھا کردیا ہے ان کے متعلق ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ (باقی)

منیر احمد خادم

احباب کرام

دہلی کانفرنس میں بکثرت شمولیت فرمائیں

جماعت احمدیہ دہلی کی سالانہ کانفرنس مورخہ 17 نومبر 2007ء کو کمانی آڈیٹوریم، منڈی ہاؤس، انڈیا گیٹ نئی دہلی میں بعد دوپہر منعقد ہوگی۔ احباب زیادہ سے زیادہ اس کانفرنس میں شمولیت اختیار کریں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel: Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 25th october 2007 | Issue No. 43

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

اگر انسان کبائر گناہوں سے بچے تو پانچ نمازیں ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور رمضان سے اگلا رمضان دونوں کے درمیان ہونے والی لغزشوں کا کفارہ بن جاتا ہے

اس زمانہ میں جمعہ کو خاص اہمیت ہے کیونکہ سامان لہو ولعب اور تجارتیں بہت ہیں ان سے بچنا بھی اللہ کے نزدیک بہت بڑے اجر کا باعث ہے

ہر احمدی ہمیشہ یہ یاد رکھے کہ مسیح موعود کو مان کر ہم پر ذمہ داریاں کئی گنا بڑھ گئی ہیں۔ ہمارے جمعے اب عام جمعے نہیں رہے ہم نے تو اپنے جمعہ کی اور اپنی نسلوں کے جمعہ کی حفاظت کرنی ہے اور تمام اقوام کو دین واحد پر اکٹھا کرنے کا کام جو ہمارے سپرد ہوا ہے اس کی بجا آوری بھی کرنی ہے

...... خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲؍اکتوبر ۲۰۰۷ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن یو کے ......

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ جمعہ کی آیات جو نماز جمعہ کی فرضیت سے تعلق رکھتی ہیں کی تلاوت کی پھر فرمایا آج ہم اس رمضان کے آخری دن سے گذر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھر اپنی رحمت سے اس سال اپنے گناہوں کی بخشش کے سامان پیدا کرنے اور نیکیوں کو اختیار کرنے اور اپنی رضا کے حصول کے لئے عطا فرمایا ہے پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ سب جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات کے نزول سے فیض پایا آج جمعہ کا دن ہے اس کی اپنی بھی خاص اہمیت ہے اور اس دن کی اہمیت کا رمضان کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کی اہمیت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے اور احادیث میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد کی مختلف رنگ میں وضاحت فرمائی ہے گو کہ عامۃ المسلمین کی اکثریت اور بعض احمدی بھی رمضان کے آخری جمعہ کی خاص اہمیت سمجھتے ہیں اور عموماً اخباروں میں اس آخری جمعہ کو غلط نام دے کر جمعۃ الوداع بھی کہا جاتا ہے اور مسلمان ممالک میں اس جمعہ کی حاضری کے متعلق غلط تصور پیدا کر دیا ہے کہ سارا سال نمازیں اور جمعہ بھی نہ پڑھو صرف جمعۃ الوداع میں جا کر جمعہ پڑھ لو تو سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں انہیں غلط قسم کی بدعات نے قضائے عمری کا تصور بھی پیدا کیا ہے اور یہ انتہائی غلط تصور ہے اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ ہم احمدی اس بدعت سے عموماً بچے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکیوں کے قائم کرنے اور ان پر دوام اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ اگر تسلسل رہے گا تو اللہ تعالیٰ غلطیوں اور کوتاہیوں سے صرف نظر فرمائے گا اور ایسے انسان کے گناہ معاف ہوتے رہیں گے۔

فرمایا اس بارے میں ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انسان کبائر گناہوں سے بچے تو پانچ نمازیں ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور رمضان سے اگلا رمضان دونوں کے درمیان ہونے والی لغزشوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ پس یہ تصور بالکل باطل ہے کہ انسان جو چاہے سارا سال کرتا رہے جانتے بوجھتے گناہوں میں ملوث رہے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی نہ کرے تو پھر بھی جمعۃ الوداع کے دن اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر دے گا اور جمعۃ الوداع گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جائے گا۔

فرمایا: ایک مومن جسے اللہ کا خوف ہے یہ نہیں سمجھتا کہ چوری نہیں کی زنا نہیں کیا ڈاکہ نہیں ڈالا قتل نہیں کیا یہ ہی بڑے گناہ ہیں ان سے بچ گیا تو میرا معاملہ صاف ہو گیا۔ نہیں بلکہ دھوکے سے کسی کا مال کھانا خواہ کسی شخص کا کھا رہا ہو یا حکومت کا کھا رہا ہو پھر آپس میں دوستوں میں پھوٹ ڈلوانا، تعلقات خراب کرنا یہ سب باتیں کبائر گناہ بن جاتی ہیں۔ جب انسان کوشش کے ساتھ ان برائیوں سے بچے گا اور جب غلطی ہو جائے تو استغفار کرے گا تو پھر سنوار کر ادا کی گئی پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور رمضان سے اگلے رمضان کے درمیان جو بھی چھوٹی موٹی غلطیاں تمہارے سے ہو جائیں گی ایسی باتیں جو جان بوجھ کر کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے نہ کی گئی ہوں تو ان سے اللہ تعالیٰ درگذر فرمائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں فرمایا کہ جمعۃ الوداع معافی کے سامان پیدا کرے گا بلکہ پہلے نیک اعمال کی کوشش، اللہ سے اس کی مغفرت طلب کرنا اور جو عبادات مقرر کی گئی ہیں ان کو ادا کرنا یہی ہے جو چھوٹی موٹی غلطیوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

حضور انور نے تلاوت کی جانے والی آیات کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے واضع فرما دیا کہ جمعہ کے دن جب نماز کے لئے بلایا جاوے تو جلد جاؤ اور تمہارے لئے سب سے مقدم جمعہ ہونا چاہئے کیونکہ اس عبادت سے تمہارے گناہوں کی بخشش ہونی ہے۔

حضور انور نے حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں بندہ جو بھی اللہ سے مانگے اسے دیا جاتا ہے۔ پس جمعہ کی نماز کے لئے جب بلایا جائے جلد جایا کرو اور تجارتیں چھوڑ دیا کرو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا واجب فرض ہے۔ سوائے غلام عورت اور بچے کے جو معذور ہیں۔

پس جب تم اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کا فضل تلاش کرو گے اور دنیا کے کاروبار اور تجارتیں اللہ کے حکم کے مطابق بجا لاؤ گے تو تم پر نعمتوں کے دروازے کھلیں گے۔ اور جس نے بلا وجہ جمعہ چھوڑا اس کے اعمال نامے میں اس کا نام منافق لکھا جائے گا جو مٹایا نہیں جا سکتا۔

فرمایا ہر ذی شعور سمجھتا ہے کہ اللہ کی نافرمانی کے بعد تباہی و بربادی ہے نہ دین ملتا ہے نہ دنیا ملتی ہے من الحیث الجماعت جب ہم مسلمانوں کی حالت دیکھیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احکامات کی بجا آوری نہ کر کے اللہ کے حکموں کو پس پشت ڈال کر ہی یہ حالت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ نہ پڑھنے والوں سے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کی اہمیت و برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس زمانہ میں جمعہ کو خاص اہمیت ہے کیونکہ سامان لہو ولعب اور تجارتیں بہت ہیں ان سے بچنا بھی اللہ کے نزدیک بہت بڑے اجر کا باعث ہے اس کا ثواب بھی بہت ہے اس لئے ایک احمدی کو جمعہ کی اہمیت کو مدنظر رکھنا چاہئے اور اس پیغام کو پھیلانا چاہئے یہ زمانہ جس میں سے ہم گذر رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور قرآن مجید کے فرمودات کے مطابق مسیح موعودؑ کا زمانہ ہے۔ اس زمانے میں مسیح موعودؑ نے لوگوں کو جمع کرنے کے لئے مسلمانوں کو جمعہ کی اہمیت بتانے کے لئے آواز دینی ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس کی بات کو سنا اور مانا اور ہم خدا کی تلاش میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہیں ہم وہ نہیں جو سال کے سال جمعہ پڑھنے والے ہیں۔ بلکہ ہم وہ ہیں جنہوں نے اس اصل کو پا لیا ہے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ اس دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے تیرے اس پیغام کو خوب سمجھا ہے جو تو نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بھیجا ہے اور جس کا ادراک اس افضل الرسل کے عاشق صادق نے کروایا ہے کہ اللہ رزق عطا کرنیوالوں میں سب سے بہتر ہے۔ اور ان جگہوں سے رزق دیتا ہے کہ بندوں کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا پس ہم کس طرح اس رسول کو اکیلا چھوڑ کر لہو ولعب میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ یہ ہے وہ ادراک جو ہر احمدی کو ہونا چاہئے پس احمدی یہ کبھی نہ بھولے کہ مسیح موعود کو مان کر ہم پر ذمہ داریاں کئی گنا بڑھ گئی ہیں۔ ہمارے جمعے اب عام جمعے نہیں رہے ہم نے تو اپنے جمعہ کی اور اپنی نسلوں کے جمعہ کی حفاظت کرنی ہے اور تمام اقوام کو دین واحد پر اکٹھا کرنے کا کام جو ہمارے سپرد ہوا ہے اس کی بجا آوری بھی کرنی ہے۔ اگر ہمارے جمعوں میں باقاعدگی اور خاص توجہ نہیں تو ہماری بیعت کا دعویٰ ہی بے کار ہے۔

فرمایا پس بہت فکر کا مقام ہے اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونے کا انقلاب تو آنا ہے یہ اللہ کا وعدہ ہے ہمیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے شعائر اللہ کی حفاظت کرتے ہوئے اس انقلاب کا حصہ بننا ہے تبھی ہم اس زمانے کی برکات سے فیضیاب ہونے والے کہلا سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کر کے حضور انور نے فرمایا کہ یہ زمانہ جس میں سے ہم گذر رہے ہیں اس میں تمام قوموں نے جمع ہونا ہے اور اس میں اشاعت ہدایت کا کام تکمیل کو پہنچنا ہے یہی وہ زمانہ ہے جس میں تمام مذاہب میدان میں ڈٹے ہوئے ہیں اور اشاعت کے ان سامانوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دنیا کو ہدایت سے گمراہ کرنے لگے ہوئے ہیں اور تمام دوسرے فرقے اور مذاہب احمدیت کو چیلنج کر رہے ہیں اور انشاء اللہ غلبہ جماعت کو ہی حاصل ہونا ہے اور آج جو جدید ایجادات ہو رہی ہیں یہ سب دین واحد پر جمع کرنے کے سامان ہیں اور اللہ تعالیٰ جو یہ انتظامات فرما رہا ہے ہمیں بھی اس کے حکموں پر چلتے ہوئے اپنی سوچوں کو وسعت دیتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ اس انقلاب میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہم اتممت علیکم نعمتی کے نظارے دیکھتے ہوئے فیض پانے والے ہوں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے آخر پر فرمایا: اس زمانے میں ہر احمدی کو دعاؤں اور عبادتوں کے معیار قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے صرف رمضان اور رمضان کا جمعہ نہیں بلکہ پانچوں نمازیں، جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے رمضان ہمارے اندر پاکیزگی پیدا کرنے والا ہو۔ پس ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم اپنے اوپر اس مقصد کو لاگو کرنے والے ہوں جس کے لئے حضرت مسیح موعودؑ آئے اور اس کے لئے اپنی تمام برائیوں اور بدیوں کو نیکیوں میں بدلنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جمعہ کی دائمی برکات حاصل کرنے کی توفیق دے۔ خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے ایک فدائی احمدی مکرم ملک خلیل الرحمٰن صاحب جو گذشتہ دنوں وفات پا گئے تھے کا ذکر خیر فرمایا۔

☆☆☆☆☆